REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۲۹
شمارہ ۳۳

ایڈیٹر
خورشید احمد انور
نائب ایڈیٹر
جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ
ہفت روزہ
بدر
قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۰ ″
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۵ ″
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 1935 S.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۱ ظہور (اگست) — سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں الفضل میں درج شدہ مورخہ ۳ ظہور (اگست) کی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے" الحمد للہ محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی اطلاع کے مطابق حضور مع اہل قافلہ ان دنوں گوٹن برگ (سویڈن) میں تشریف فرما ہیں احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب اور مقدس امام کا سفر حضر میں حامی و ناصر ہو اور اس للٰہی سفر کو ہر جہت سے بابرکت و کامیاب کرے آمین

قادیان ۱۱ ظہور (اگست) — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں — ہفتہ زیر اشاعت میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے سورۃ الزخرف تا القمر کا درس مکمل کیا اور اب محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی سورۃ الرحمٰن تا الناس کا درس دے رہے ہیں۔

۱۴ اگست ۱۹۸۰ء — ۱۴ ظہور ۱۳۵۹ ہش — ۳ شوال ۱۴۰۰ ہجری

پیار محبت اور ذاتی نمونہ سے کام لیکر اسلامی تعلیم غیروں تک پہنچائیں

مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ

ڈینش احمدیوں اور ڈنمارک میں مقیم دوسرے احمدی احباب سے دو گھنٹے تک ملاقات

ربوہ ۳۰ وفا (جولائی) — حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے ڈنمارک کے شہر کوپن ہیگن سے کیبل گرام کے ذریعہ امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام اطلاع دی ہے کہ ہمارے پیارے امام حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈنمارک میں اہم دینی خدمات میں مصروف ہیں اور اس ملک میں اسلام کا نام دن رات پھیلانے میں کوشاں ہیں۔

جناب امیر صاحب مقامی کے نام بھیجی گئی اس کیبل گرام میں جو کہ کوپن ہیگن سے ۲۷ جولائی کو روانہ ہوئی بتایا گیا ہے کہ ۲ جولائی ۱۹۸۰ء کو قیام کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈنمارک میں مقیم بیرونی احمدیوں کے اجتماع سے خطاب فرمایا اس تقریب میں ڈنمارک کے مقامی احمدی باشندے بھی شامل تھے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تقریب میں دو گھنٹے تک اسلامی تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر خطاب فرمایا

۲۵ جولائی کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نصرت جہاں میں نماز پڑھائی انگریزی اور اردو میں خطبہ ارشاد فرمایا حضور نے اپنے خطاب میں قرآنی آیات کی روشنی میں اسلامی معاشرے میں عورت کے بلند مقام کی وضاحت فرمائی اس کے علاوہ حضور نے انسانی مساوات کے قرآنی اصولوں کا بھی ذکر فرمایا۔ حضور نے احباب جماعت پر زور دیا کہ وہ پیار محبت اور ذاتی نمونہ سے کام لے کر اسلامی تعلیم غیر مسلموں تک پہنچائیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے روز بعد از نماز جمعہ ڈینش احمدیوں سے ملاقات فرمائی اور دو گھنٹے تک ان احباب سے شفقت اور محبت کے ساتھ تبادلۂ خیالات کیا سرزمین ڈنمارک کے یہ سعید روحیں اپنے آقا کے ساتھ ملاقات پر انتہائی مسرور و شادمان تھیں ان احباب نے دو گھنٹہ تک حضور ایدہ اللہ سے باتیں کیں۔ کیبل گرام کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حرم محترم حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

(الفضل ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء)

عید کارڈوں کے متعلق حضرت المصلح الموعودؓ کا ایک ضروری ارشاد

"یہ اسراف ہے اور بے ضرورت روپیہ ضائع کیا جاتا ہے۔ بہتر ہو کہ لوگ اس کو دین کی تبلیغ پر خرچ کریں ہم نے دیکھا ہے کہ نوجوان اور چھوٹے بچوں میں اس کا بہت رواج ہے۔ یہ بہت بُرا دستور ہے احباب کو چاہئیے کہ اس رسم کو ترک کر دیں کیونکہ یہ فضول خرچی ہے اور اسلام فضول خرچی کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔"

(الفضل ۱۵ ستمبر ۱۹۱۷ء)

حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ ناروے کے دارالحکومت اوسلو روانہ ہو گئے

سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں قیام — مشن کی طرف سے استقبالیہ میں شرکت

ربوہ ۲ ظہور (اگست) گوٹن برگ سے آمدہ پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی کیبل گرام بنام امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب جو کہ وہاں سے ۳۱ جولائی کو روانہ ہوئی ہے میں حضرت صاحب کی مصروفیات کی اطلاع دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ۳۱ جولائی کو حضرت صاحب ناروے کے دارالحکومت اوسلو روانہ ہو گئے اس سے پہلے حضور ۲۸ جولائی کو کوپن ہیگن سے سویڈن کے شہر گوٹن برگ چلے گئے تھے اس طرح سے ناروے میں یہ حضور کے سیکنڈے نیویا کے ممالک کے دورہ کی آخری کڑی ہو گی۔

محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے کیبل گرام میں حضرت صاحب کی جملہ مصروفیات کی تفاصیل درج کی ہیں۔ ہمارے پیارے آقا دیگر عرضیں آجکل کس طرح سے دن رات دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ و اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہیں ۲۷ جولائی ۱۹۸۰ء کو بروز اتوار حضرت صاحب نے کوپن ہیگن میں جماعت کے احباب ان افراد خاندان اور دوسروں سے ۵ گھنٹے تک ملاقات کی ۲۸ جولائی کو حضرت صاحب گوٹن برگ پہنچے ۲۹ جولائی کی شام کو حضرت امام جماعت احمدیہ کے اعزاز میں مشن کی طرف سے دیئے گئے ایک استقبالیہ میں مہمانِ خصوصی تھے جس میں پاکستانی۔ سویڈش یوگوسلاوین۔ ترک اور عرب احمدی مہمانوں نے شرکت کی اس تقریب کے ذریعہ مختلف ممالک کے احمدی باشندوں کو اپنے امام اور آقا سے ملنے اور ذاتی طور پر تبادلۂ خیالات کا موقع ملا

۳۰ جولائی کو گوٹن برگ کے ڈپٹی میئر نے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اسی روز حضرت صاحب سے جماعت کے افراد اور ان کے افرادِ خانہ نے تین گھنٹہ تک ملاقات کی اور اسی روز حضرت امام جماعت احمدیہ ناروے کے دارالحکومت اوسلو روانہ ہو گئے احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس دورے کو ہر جہت سے بابرکت بنائے آپ کے دورے کو بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے۔ سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو اور صحت و سلامتی کے ساتھ اپنے فرشتوں کی حفاظت میں رکھے آمین

(الفضل ۳ اگست ۱۹۸۰ء)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان: مورخہ ۱۴ ظہور ۱۳۵۹ ہش

آزادئ وطن کی ۳۳ ویں سالگرہ

وقت وقت کی بات ہے۔ کبھی یہی وقت آشنا ہوتا ہے اور ظالم بن جاتا ہے کہ اس کے بے رحم ہاتھوں سے انسان کو ان گنت ایسے گہرے اور ناقابلِ برداشت زخم سہنے پڑتے ہیں کہ پے بہ پے لگنے والے ان شدید زخموں کی تاب نہ لا کر اس کی روح یکبارگی کراہ اٹھتی ہے اور کبھی یہی سفاک و بے رحم وقت ایک ہمدرد طبیب بن کر رفتہ رفتہ کچھ عرصہ میں ان گہرے زخموں کو اس طرح سے مندمل بھی کر دیتا ہے کہ انسانی شعور و ادراک کے پردوں پر ان کا نام و نشان تک بھی باقی نہیں رہتا۔

سترھویں صدی عیسوی کے آغاز سے لے کر بیسویں صدی کے وسط یعنی تقریباً اڑھائی سو سال کے طویل عرصہ تک غیر ملکی تسلط و اقتدار کی غلامی میں جکڑے رہنے کے بعد قید و بند کی ان زنجیروں سے آزاد ہوئے ہمیں بمشکل ابھی ۳۳ سال گزرے ہیں مگر اس مختصر سے وقت نے ہمارے ذہنوں سے صدیوں پرانے گہرے زخموں کو اس طور سے کھرچ کر پھینک دیا ہے کہ آج شاید ہی کوئی ہندوستانی ایسا ہوگا جس کے حافظے میں عہدِ ماضی کی وہ دل خراش داستان محفوظ ہوگی جب ہم، ہمارا وطن، ہماری تہذیب و ثقافت، ہماری زبان و اقتدار، ہمارا ادب و لٹریچر اور ہمارے خیالات و احساسات سب ہی کچھ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور ہم ذرے ذرے کے لئے غیروں کے دست نگر بنے انتہائی ذلت و پستی اور ظلم و ناانصافی کی صعوبتیں جھیل رہے تھے۔ بالآخر پے بہ پے لگنے والے ان ہی زخموں کی ناقابلِ برداشت اذیت نے نیم جاں ہندوستانیوں کو جھنجھوڑا اور ان کی سوئی ہوئی غیرت و حمیت کو بیدار کیا۔ آناً فاناً پوری کی پوری قوم ایک جان اور ایک قالب بن کر حصولِ آزادی کے لئے انگریزوں کے خلاف اس طرح سے صف آراء ہو گئی کہ برطانوی سامراج کی تمام تر مشینری اور فوجی طاقت مفلوج و ناکارہ ہو کر رہ گئی۔ بالآخر اسے بادلِ ناخواستہ وہ اہم بل پاس کرنا پڑا جس کے نتیجہ میں ۱۵؍اگست ۱۹۴۷ء کی تابناک صبح کو ہم آزادی کی فضا میں سانس لے رہے تھے۔ آزادئ وطن کی یہی وہ پہلی صبح تھی جب گاندھی جی نے ہمیں ہر ہندوستانی کے آنسو پونچھنے کا نعرہ دیا تھا اور بھارت کے پہلے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک تباہ حال ملک کی ازسرِنو تعمیر کر کے اسے ترقی کی شاہراہ پر گامزن کرنے اور اس ملک کے پسماندہ عوام کے معیارِ زندگی کو اوپر اٹھانے کا وعدہ کیا تھا۔

پس آج جبکہ ہم وطنِ عزیز کی آزادی کی ۳۳ ویں سالگرہ منا رہے ہیں ہمیں ہرگز نہیں بھولنا چاہیئے کہ حصولِ آزادی کی اس طویل جدوجہد سے ہمارا فقط یہی مقصد نہیں تھا کہ ہم غیر ملکی حکومت کے تسلط سے آزاد ہو کر خود اپنی حکومت کی تشکیل کریں بلکہ یہ تو محض ایک بنیاد تھی جس پر ہمیں ملک کی تباہ حال معیشت کی تعمیرِ نو کرنی تھی اور ملک کے غریب، مظلوم اور پسماندہ عوام کے معیارِ زندگی کو بلند کر کے ان کے دیرینہ خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کرنا تھا۔

بے شک ۳۳ سال کے اس مختصر عرصہ میں ہمارے ملک نے ہمہ جہتی ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں ایک نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ غذائی اعتبار سے ہم کافی حد تک خود کفیل بھی ہو سکے۔ صنعتی میدان میں ہم نہ صرف اپنی بلکہ بہت سے دوسرے ممالک کی ضروریات بھی پوری کر رہے ہیں۔ خلائی سائنس کی تحقیق میں ہمارے ملک کا شمار اب دنیا کی چھ بڑی طاقتوں میں ہونے لگا ہے اور بلاشک تعلیمی سطح پر بھی ہم نے پہلے کے مقابلہ میں نمایاں ترقی کی ہے مگر ——— دیکھنا یہ ہے کہ ان تمام تر کامیابیوں کے حصول کے بعد بھی آیا ہم اپنے غریب و پسماندہ عوام کی آنکھوں سے ٹپکنے والے آنسوؤں کو پونچھنے اور ان کے ہونٹوں پر حقیقی مسرت بھری مسکان لانے کے اپنے اس عزم کو بھی پورا کر سکے ہیں جو سفرِ آزادی کے آغاز میں ہم نے کیا تھا اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر آیئے! آج کے دن ہم اپنے اسی عزم کی تجدید کر کے اسے بہرصورت پورا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش اور جدوجہد کو بروئے کار لانے کا پختہ عہد کریں ——!!

خورشید احمد انور

شرق اور غرب پیار سے باہم ہیں مل رہے

از مکرم محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ

قسمت کھلی ہے دوستو پھر اہلِ غرب کی
بدلے ہیں آخر ان کے بھی اطوارِ زندگی

قرآن کی سچائی کا چرچا ہے پھر وہاں
ہر سمت ایک حشر سا برپا ہے پھر وہاں

جن کو خدا کی ذات پہ ایمان ہی نہ تھا
اور اُخروی حیات پہ ایقان ہی نہ تھا

پہنچا ہے ان کے پاس بھی پیغامِ سرمدی
کرنے لگے ہیں ربِّ محمدؐ کی بندگی

صدیوں مٹا رہا جہاں اسلام کا نشان
اب گونجتی اذانیں مساجد میں ہیں وہاں

پھر تشنہ پی رہے ہیں شرابِ محمدی
وا ہے درِ علومِ کتابِ محمدی

ہیں مانندِ اہلِ فلسفہ کی سب گتھیاں
زندہ خدا کی دیکھ رہے ہیں تجلیاں

توحید کے گلاب ہیں ہر سمت کھل رہے
شرق اور غرب پیار سے باہم ہیں مل رہے

بطحا کے آفتابِ ہدیٰ کی تجلیات
دکھلا رہی ہیں اب بھی ہر اک کو رہِ حیات

اک مردِ حق غلامِ شہنشاہِ دو جہاں
حق کا پیام لے کے پہنچا کہاں کہاں

قرآن زادِ راہ ہے ہر دم حضور کا
آئینہ دار ہے جو محمدؐ کے نور کا

اے ربِّ شرق و غرب ہے تجھ سے دعا مری
دن رات صبح و شام یہی التجا مری

جائیں وہ جس طرف تری نصرت بھی ساتھ ہو
ہر آن تیرا سایۂ رحمت بھی ساتھ ہو

جس ملک جس نگر میں ورودِ حضور ہو
گھر گھر وہاں تجلّئ ربِّ غفور ہو

دل جیت لیں ہزاروں کے قرآن کے لیئے
سردارِ دو جہان شہِ شاہاں کے لیئے

جس سمت جائیں فتح و ظفر ہم رکاب ہو
؎

پڑھ کر بصد خلوص و وفا کلمۂ رسولؐ
یورپ کے سب "طیور" کریں حق کو قبول

منقول از الفضل ربوہ مورخہ ۲۱؍جولائی ۸۰ء

؎ شعر کا دوسرا مصرعہ پاکستان سنسر بورڈ کی قینچی کی نذر ہو گیا ہے (ایڈیٹر)

تعلیم کے میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں تمغوں اور انعامات کی تقسیم کے موقعہ پر

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

آج بڑی خوشی کا دن ہے، کیونکہ حال ہی میں جو عظیم تعلیمی منصوبہ بنایا گیا تھا اس کے ضمن میں یہ پہلا اجتماع ہے

علم خدا کے منشاء کے بغیر حاصل نہیں کیا جا سکتا اس لئے الٰہی مدد اور حافظہ کی تقویت کیلئے دعاؤں کی بھی ضرورت

تعلیمی منصوبہ سے متعلق بعض اہم فیصلوں کا اعلان اور تمغوں سے متعلق تفاصیل کا بیان

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج میرے لئے اور آپ کے لئے بڑی خوشی کا دن، بڑی برکتوں اور رحمتوں کا دن ہے اس لئے کہ تعلیم کے متعلق جو عظیم منصوبہ میں نے حال ہی میں جاری کیا ہے اس کے ضمن میں پہلا function یا اجتماع اس وقت یہاں ہو رہا ہے۔ بہت سے بچوں نے مجھے خطوط لکھے۔ اس اجتماع کے انعقاد کے اعلان کے بعد کہ ابھی ۱۹۸۰ء کے تو بہت سے نتائج نکلنے والے ہیں۔ آپ نے بہت پہلے اس کا انعقاد کیوں کر دیا۔ ان کا خیال تھا کہ شائد وہ محروم ہو جائیں گے اس واسطے ابتداء میں اس اعلان سے ہی کرتا ہوں، کہ کوئی بھی محروم نہیں رہے گا۔ انشاء اللہ

بات یہ ہے کہ جب ہم پڑھا کرتے تھے یعنی آپ کی عمر کے تھے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ امتحانات کن تاریخوں میں منعقد ہوں گے اور ہمیں یہ بھی پتہ ہوتا تھا کہ نتائج کب نکلیں گے۔ اب زمانہ بدل گیا ہے۔ اب نہ طالب علموں کو یہ پتہ ہے کہ ان کا امتحان لیا کب جائے گا اور نہ ان کو یہ پتہ ہے کہ ان کا جو امتحان لیا جائے گا اس کے

نتائج کا اعلان

کب ہوگا۔ چنانچہ ہمارا ایک ایسا ذہین بچہ جس کا امتحان ۱۹۷۸ء میں ہونا چاہیئے تھا اس کا کوئی سال ڈیڑھ سال کے بعد امتحان ہوا اور نتیجہ ایسے وقت میں نکلا کہ اب ہم اسکو انعام کی اس فہرست یعنی ۱۹۸۰ء کی فہرست میں شامل کر رہے ہیں۔ کسی شخص کو کسی مقام پر یہ احساس نہیں کہ اپنی نوجوان عمر کے بچوں کی عمر ضائع نہ کی جائے۔ آرام سے ایک دو سال ضائع ہو جاتے ہیں اور کوئی خیال نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ہماری نوجوان نسل پر رحم کرے اور ان کے اوقات کو ضائع ہونے سے بچانے کے انتظامات کے سامان پیدا کرے۔

ہجری شمسی کا جو سال رواں ہے (۱۳۵۹ ہش کا سال ہے) یہ ایک پہلو سے بہت دلچسپ ہے۔ اس کا ایک حصہ چودھویں صدی کے آخری سال کے مہینوں کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ اور ایک حصہ پندرھویں صدی کے پہلے سال کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے جس طرح دو کاغذوں کو جوڑنے کے لئے ایک پن (Pin) لگایا جاتا ہے۔ اس طرح ہجری شمسی نے ہجری قمری کی دو صدیوں کو آپس میں ملا دیا ہے۔ ان کے درمیان ایک ملاپ پیدا کر دیا ہے۔ میں نے جو اعلان کیا اپنے منصوبے کا اس کا تعلق مختلف پہلوؤں سے مختلف عمر کے بچوں اور مختلف اوقات میں امتحان دے کے پاس ہونے والے بچوں کے ساتھ ہے۔ جہاں تک میڈلز یعنی

تمغے دینے کا سوال

ہے۔ یہ اعلان وضاحت کے ساتھ یا اشارۃً میں نے کیا تھا کہ اس کا تعلق ۱۹۸۰ء کے ساتھ یا ۱۳۵۹ ہش کے ساتھ ہے۔ بعض ماں باپ نے بعض بچوں نے بات سمجھی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۸ء میں جو نتیجہ نکلا تھا اس میں ہم اول آئے تھے ہمیں بھی انعام دیں۔ تم اول آئے، اللہ تعالیٰ نے بڑا رحم کیا تم پر تمہیں ذہین بنایا۔ تمہاری کوشش کو کامیاب کیا۔ لیکن بہرحال کوئی منصوبہ کسی تاریخ سے شروع ہوتا ہے۔ اب ہمارا یہ منصوبہ ۱۹۸۰ء ۔ ۱۳۵۹ ہش سے شروع ہو گیا

اور آپ اس فہرست میں شامل نہیں ہوتے۔ بہت سارے پہلو ہیں اس منصوبے کے جن کا تعلق تعلیمی ترقی سے ہے ایک پہلو یہ ہے کہ ہر ذہین بچے کو یعنی خاص طور پر جو ذہین ہے اسے جماعت سنبھالے گی۔ ضائع نہیں ہونے دے گی۔ اور ایک پہلو یہ ہے کہ ہر بچے کو دسویں جماعت تک جماعت سنبھالے گی۔ یہ دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ ایک ہمارا نوجوان بچہ ہے۔ چودھویں صدی کے آخری سال میں اس کا نتیجہ نکلا لیکن وہ ۱۹۸۰ء کے اندر نہیں آیا تاہم اس کے گھریلو حالات ایسے تھے جلسہ پر میں نے اعلان کیا تھا کہ اسکو جماعت سنبھالے گی ان کو بھی اطلاع کر دی تھی۔ پری انجینیرنگ انٹرمیڈیٹ کا انہوں نے امتحان دیا اور بورڈ میں اول آئے۔ ان کو میں نے اس میں شامل کر لیا ہے وہ اس منصوبہ کے ساتھ نہیں۔ لیکن آج کے اس ملاپ میں ان کی خوشی اور ہماری خوشی چونکہ ایک ہی ہے اس واسطے میں نے شامل کر لیا ہے اس میں اور ان کو انشاء اللہ ایسی مدد جو ان کی پڑھائی کو جاری رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ وہ جماعت دیتی چلی جائے گی۔ اس کے علاوہ آج ہم ان کو سونے کا تمغہ بھی دیں گے اور قرآن کریم کی تفسیر بھی دیں گے۔ اور پھر ان کو ہم نے مزید پڑھنا بھی ہے سارے خرچ کا جتنا حصہ وہ خود برداشت نہیں کر سکے وہ جماعت دے گی۔ اور دعائیں بہت دیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی ذہنی قابلیت کو قائم رکھے اور پہلے سے زیادہ آگے بڑھنے کی انہیں توفیق دے۔

اس ضمن میں

ایک چھوٹی سی بات

میں بتا دوں کہ ایک نئی ریسرچ یہ ہوئی ہے کہ دال کی قسم کی ایک چیز سویا بین ہے وہ اب یہاں پاکستان میں بھی لگانے کی مہم حکومت کی طرف سے جاری کی گئی ہے اس کے اندر بڑی خصوصیات ہیں۔ اس کی بہت سی قسمیں ہیں بلکہ سینکڑوں ہیں جو قسم ہمارے ملک میں کامیاب ہوئی ہے وہ "ییلو منچورین" "YELLOW MANCHURIAN" قسم ہے۔ زرد رنگ کی سویابین۔ منچوریا سے آؤٹر منگولیا سے آیا تھا اس کا بیج۔ امریکہ میں بھی گیا یہاں بھی آیا اور باقی اقسام کی نسبت یہ قسم بہت کامیاب ہوئی امریکہ میں بھی اور ہمارے ملک میں بھی۔ اس سویا بین میں ۲۴ فیصد تیل (چکنائی) ہے۔ اس چکنائی میں بڑی بھاری مقدار میں ایک کیمیاوی جزو پایا جاتا ہے اسکو کہتے ہیں "لیسے تھین" یہ کیمیاوی جزو انسان کے حافظہ کے لئے بڑا مفید ہے۔ دماغ پر اس کے اچھے اثرات کے متعلق ۱۹۷۸ء میں نئے نئے تجربے ہوئے تھے۔ چونکہ انگلستان میں دوستوں کو پتہ تھا کہ میں اس میں دلچسپی لے رہا ہوں اسلئے وہاں ایک دوست نے مجھے ایک CUTTNIG تراشہ لا کے دیا جس میں بتایا گیا تھا کہ یہ نئی ریسرچ ہوئی ہے کہ سویابین کھانے سے طالب علم ۴۰ فی صد اپنا وقت بچا لیتا ہے یعنی جس بات کے حفظ کرنے میں دس منٹ اسکو لگتے تھے وہ اس نے چھ منٹ میں حفظ کر لی تو بڑا فائدہ ہو گیا جس کا مطلب یہ ہے کہ چھ گھنٹے اگر اس نے کام کیا ہے تو اس کا عام جو نتیجہ تھا وہ چھ کی بجائے دس نکلا۔ پہلے دس گھنٹے میں اگر اس نے چھ گھنٹے کی چیز حفظ کی تھی تو پھر چھ گھنٹے میں دس گھنٹے کی چیز حفظ کرنے لگ گیا۔ یا جو دس گھنٹے میں اس نے حفظ کرنا تھا وہ چھ گھنٹے میں حفظ کرنے لگ گیا۔ "لیسے تھین" میں اور بہت ساری خاصیتیں ہیں، میں بھی اسکو استعمال کرتا ہوں۔ میرے

پاس امریکہ کی بنی ہوئی کیپسول میں "لیسیے تھین" ہے۔ یہ "سویا لیسیے تھین" کہلاتے ہیں۔ چونکہ سویابین سستی ہے اس لئے

سستا منبع اور سرچشمہ

مل گیا ان کو لیسیے تھین کا اس وقت، دواساز ادارے جو دوائی بنا رہے ہیں اس کے اوپر لکھا ہوتا ہے "سویا لیسیے تھین"۔ میرے پاس جو کیپسول ہیں اُن پر بھی لکھا ہے۔ ایک بچہ ہمارا نوجوان مجھے ملنے کے لئے آیا۔ شدت کی وجہ سے اس کی آنکھیں گڑھے میں گئی ہوئی تھیں۔ چہرہ پر بڑی کمزوری کے آثار تھے۔ کہنے لگا میں ستمبر میں نائل ایم بی بی ایس کا امتحان دینے لگا ہوں، تھک جاتا ہوں، محنت کر رہا ہوں۔ اور میں نے اپنا ٹارگیٹ بنایا ہے کہ ۷۰ فیصد نمبر لوں گا۔ میں نے کہا میں نے تمہارا ٹارگیٹ بنا دیا ہے۔ اسی فی صد نمبر لینے کا۔ تو یہ جو دس نمبر میں نے بڑھائے ہیں اس کے لئے ذمہ داری میری ہوگی۔ میں تمہیں ایک نسخہ بتاتا ہوں "لیسیے تھین" میں نے اُسے بتائی اور میں نے تجربہ کروانے کے لئے اُسے اپنے پاس سے چھ کیپسول دئے۔ اور کہا تین دن تک ایک کیپسول صبح ناشتہ کے ساتھ اور ایک دوپہر کو کھانے کے ساتھ کھاؤ۔ تین دن کے بعد شام کو میرے پاس آ کے بتانا۔ تمہیں کوئی اثر محسوس ہوا اس کا۔ وہ تین دن کے بعد آیا۔ پہلے تو میری نظر نے پہچانا کہ چہرے پر سے اسکی کمزوری دور ہو گئی۔ بڑا صحت مند آنکھوں میں جان آئی ہوئی۔ بڑی تیزی۔ جو ذہانت کی تیزی آنکھوں سے نظر آتی ہے وہ میں نے اُس کی آنکھوں میں دیکھی۔ مجھے کہنے لگا کہ میں پانچ گھنٹے کام کر کے تھک جاتا تھا۔ اور اب یہ کیپسول جو کھانے ہیں میں نے دس گھنٹے کام کر کے بھی نہیں تھکتا۔ میں نے کہا پھر میرے پاس تو ستمبر تک تمہیں سویابین کھلانے کیلئے نہیں ہے۔ منگواؤ باہر سے۔ اگر مجھے خدا توفیق دے تو میں ٹنوں کے حساب سے منگوا کے ہر ذہین بچے کو سویابین کھلاؤں۔ اوّل تو سارا سال کھانی چاہیئے۔ لیکن کم از کم چار مہینے امتحان سے پہلے وہ کھانا شروع کرے تو وہ بہت ساری پچھلی کمیاں دور کر سکتا ہے۔ بہر حال

ہم نے ہر کوشش کرنی ہے

مادّی بھی اور غیر مادی بھی۔ اور خدا سے دعا کرنے کے اپنے لئے اور اپنے رب کی مخلوق کی خدمت کیلئے یہ مطالبہ کرنا ہے کہ ہمارا دماغ جو بہترین نتائج نکال سکتا ہے وہ ہمیں اور نوع انسانی کو حاصل ہوں اور خدا تعالیٰ توفیق دے ہمارے نوجوان کو کہ وہ خدا کی رضا اور نوع انسانی کی خدمت کیلئے علم حاصل کرے۔ علم کے میدان میں آگے سے آگے بڑھے اور دنیا کو روحانی طور پر بھی فائدہ پہنچانے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت پیدا کرنے کے سامان اس کے ذریعہ سے ہوں۔ اور مادی ترقیات کے لئے مادی ضروریات پیدا کرنیوالا ہو، دنیا سے دکھوں کو دور کرنیوالا ہو۔

بیماری ایک دکھ بن جاتی ہے۔ انسان کی اپنی غفلت کے نتیجہ میں۔ اس پہلو سے انسان کی زندگی میں جو دکھ بھی پیدا ہو ہمارا ڈاکٹر خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم اور خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ادویہ اور خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ بنیادی اصولِ شفاء یعنی دعا کے ذریعہ سے اُس دکھ کو اُس بیماری کو دور کرنیوالا ہو۔ وہ دنیا کا رہبر اور قائد بنے۔ ظلمات سے نکال کر نور کی طرف اُن کو لانیوالا ہو۔

تمغے اور انعامات کی تقسیم کے لئے آج کا اجتماع ہمارا پہلا اجتماع ہے۔ اس میں تو انعام حاصل کرنیوالے تھوڑے سے آئے ہیں۔ انشاء اللہ آگے چل کر بہت سارے اور آئیں گے۔ اسلئے ایک تو یہ اعلان میں نے کر دیا کہ ۱۹۸۰ء سے اس سکیم کا ہے تعلق۔ لیکن ۱۹۸۰ء سے مراد میری یہ ہے کہ امتحان لینے والوں نے تین سال پہلے لیا ہو لیکن اگر نتیجہ وہ ۱۹۸۰ء میں نکالتے ہیں۔ اُس فرد کا نہیں۔ اور

ہمارے قواعد کے مطابق

انعام کا پانی حقوق کے ضمن میں وہ کسی چیز کا مستحق بنتا ہے تو وہ اسے مل جائیگی اس واسطے اس قسم کی دوسری تقریب انشاء اللہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پہ ہوگی۔ جنہوں نے مجھے خط لکھا ہے کہ ہم نے تو ابھی امتحان دینے ہیں اور اُن کے نتیجے نکلنے ہیں یا یہ کہ ہم امتحان دے چکے ہیں اور ابھی نتیجہ نہیں نکلا یا نکلنے والا ہے اور ہم اُمید رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اچھے نمبر دیگا وہ تسلی رکھیں کہ اگر خدام الاحمدیہ کے اجتماع سے پہلے اُن کا نتیجہ نکل آیا تو اجتماع پر اُن کو اُنکا حق ادا کر دیا جائیگا۔ جنکا اُسوقت تک بھی نتیجہ نہ نکلا تو اجتماع کی تاریخ سے لیکر ہر دسمبر کے درمیان جنکا نتیجہ نکلے گا اُن کو اُن کے حقوق جلسہ سالانہ کے موقع پہ ادا کر دیئے جائیں گے۔ اور انعامات یا حقوق کی ادائیگی کا ۱۹۸۰ء کا سال جلسہ سالانہ کے موقع پر ختم ہو جائیگا۔ یہ بات وضاحت سے میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر کسی کا نتیجہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع سے پہلے نکل آیا اور وہ اس خواہش کے مطابق کہ میں جلسے پر انعام لینا چاہتا ہوں ہمیں اطلاع نہ دے اور اجتماع کے بعد دے تو سالانہ جلسے پر اُس کو انعام نہیں دیا جائیگا۔ بلکہ اُس کے گھر بھجوا دیا جائیگا یعنی محروم نہیں رکھا جائیگا۔ لیکن اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس طرح میں چالاکی کر کے سالانہ جلسہ کے موقع پہ انعام لوں گا تو میں اُس کو کہتا ہوں کہ احمدی بچے چالاکیاں نہیں کیا کرتے۔ اسواسطے ایسا نہ ہو سکیں۔ جو وقت مقرر ہے اس کے اوپر وہ اپنا حق لیں۔ اور دعائیں لینے میں تاخیر کیوں کرتے ہیں جو دعا اُن کو

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پہ

اور اجتماع کے وقت ملنے لگی شروع ہو جاتی ہے اس میں دیر کیوں کرتے ہیں وہ اسوقت سے دعائیں لینی شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ اُن کی ترقیات کے سامان پیدا کرے۔

میرا مقصد اس موقع پر اس اجتماع سے یہ بھی تھا کہ انسان جو منصوبہ بناتا ہے ابتداء میں اُسکی حیثیت تھیوری کی ہوتی ہے۔ جب اُس پر عمل کرتا ہے بہت ساری چیزیں سامنے آتی ہیں کہ یہاں یہ چیز سوچنے سے رہ گئی، یہ الجھن ہے اسے کس طرح دور کرنا چاہیئے وغیرہ وغیرہ۔ تو اس سے ہمیں بہت کچھ حاصل ہوا۔ ایک تو بچوں نے کہہ دیا کہ ہمیں کیوں چھوڑ رہے ہیں۔ اُنکو تسلی ہو گئی کہ ہم کسی کو نہیں چھوڑ رہے۔ اللہ کا فضل اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت چونکہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں سب کے لئے ہے۔ آپ کی رحمت سے آپ کے طفیل ہی ہمارے دماغ میں یہ منصوبہ آیا اور آپ کو یہ نعمتیں اور دعائیں ملنی شروع ہو گئیں۔

ایک سوال اور پیدا ہوا۔ میں مثال دیتا ہوں گریجوایشن کے لیول یعنی بی اے بی ایس سی وغیرہ کے لیول کی۔ اس ضمن میں ایک الجھن سامنے آئی۔ یہی میں چاہتا تھا کہ یہ الجھنیں جتنی جلدی دور ہو سکتی ہوں ہو جائیں۔ سوال یہ پیدا ہوا کہ بی اے۔ بی ایس سی اور بی اے بی ایس سی آنرز دو علیحدہ علیحدہ لیول سمجھے جائیں گے یا ایک سمجھا جائیگا۔ یہ بھی ہے وہ سوال "جو پہلے نہیں ہمارے ذہن میں آیا"۔ اگر ان کو علیحدہ علیحدہ سمجھا جائے تو پھر انعام کی کیا صورت ہوگی؟ اگر ان کو ایک سمجھا جائے تو بی اے، بی ایس سی آنرز والے کو انعام ملے گا یا بی اے بی ایس سی والے کو؟ یہ سوال پیدا ہو گیا۔ میرا ذہن اس طرف جاتا ہے کہ بی اے، بی ایس سی والے اگر وہ

یونیورسٹی کے امتحان میں

فرسٹ سکینڈ یا تھرڈ آتا ہے، اپنے کالج کے امتحان میں نہیں، تو اس کا انعام مل جائے گا۔ اس صورت میں پھر جو بی اے، بی ایس سی آنرز کرنیوالے ہیں، اُن کی طرف سے عملاً خاموش زبان سے یہ سوال اُٹھا کہ بی اے۔ بی ایس سی والوں کو آپ نے انعام دیدیا لیکن بی اے۔ بی ایس سی آنرز والے کے متعلق کیا فیصلہ ہے؟ آنرز کا جو امتحان ہے اس میں ایک تھوڑی سی الجھن ہے۔ وہ یہ کہ بہت چھوٹی کلاس ہوتی ہے اس کی۔ ہو سکتا ہے کہ آنرز ان میتھی میٹکس میں صرف آٹھ دس ہی لڑکے ہوں اور ہو سکتا ہے کہ اُن میں فرسٹ آنیوالا بڑے نچلے درجے کی فرسٹ ڈویژن لینے والا ہو۔ اور ہو سکتا ہے کہ بی ایس سی آنرز ان میتھی میٹکس میں جس لڑکے نے ٹاپ کیا ہے اس سے سو نمبر زیادہ بی ایس سی پاس نے لئے ہوں۔ تو اس صورت میں تو وہ حقدار نہیں بنتا کیونکہ اصل میں تو ہم خوش کرنے کے لئے یا خوش ہونے کے لئے انعام نہیں دے رہے ہم اس گروہ سے تعلق نہیں رکھتے کہ جن کے متعلق قرآن مجید میں آتا ہے کہ وہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے ایسے اعمال کے نتیجہ میں

جو انہوں نے سنے ہی نہیں ہوتے پتہ لگ گیا تعاون. ہمارے اندر تو ایسا کوئی گروہ نہیں ہے۔ لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تین لڑکے صرف امتحان دینے والے ہوں بی ایس سی آنرز ان میتھی میٹکس کا۔ میں ایک مثال دے رہا ہوں سمجھانے کے لئے۔ صرف تین لڑکے امتحان دینے والے ہیں لیکن ان تین میں جو فرسٹ آیا ہے بی ایس سی میں فرسٹ آنے والے لڑکے سے اس نے تین فی صد زیادہ نمبر لئے ہیں۔ کیونکہ غالباً اُن کے نمبر زیادہ ہوتے ہیں اس واسطے فی صد پر ان کا مقابلہ ہوگا بی ایس سی میں جو احمدی لڑکا فرسٹ آیا اسکو ہم نے

سونے کا تمغہ انعام

دے دیا۔ اب اگر بی ایس سی آنرز ان میتھی میٹکس میں بھی احمدی لڑکا فرسٹ آیا ہے اور تین فی صد اس نے انعام لینے والے سے زیادہ نمبر لئے ہیں تو اس کو میں محروم نہیں کر سکتا۔ نہ مجھے کرنا چاہیئے۔ اس کو بھی انعام دیں گے۔ بیشک دو انعام چلے جائیں یا چار چلے جائیں یا اس سے زیادہ۔ لیکن اگر کوئی طالب علم یہ سمجھتا ہے کہ نمبر چاہے میرے کم ہوں اگر میں پانچ لڑکوں میں سے اوّل آیا ہوں تو مجھے

گولڈ میڈل

انعام میں مل جائے اس کو میں نہیں دوں گا۔ بی اے، بی ایس سی آنرز سائنس میں یا آرٹس میں صرف اُس لڑکے کو انعام کا مستحق نتیجہ قرار دے گا جس کے نمبر فیصد کے لحاظ سے بی اے۔ بی ایس سی کے فرسٹ کے مقابلے میں زیادہ ہوں گے۔ لیکن اگر اُس کے نمبر کم ہو جائیں گے فیصد کے لحاظ سے وہ انعام کا مستحق نہیں ہے جب یہ مسئلہ سامنے آیا تو صوفی بشارت الرحمٰن صاحب بہت اُلجھ گئے تھے اس میں۔ وہ کہتے تھے کسی کو بھی انعام نہ دیا جائے۔ میں پھر سوچ میں پڑ گیا۔ میں نے سوچا کہ یہ بھی شکل بن سکتی ہے۔ جو حقدار نہیں اُسے نہیں دینا اور جو حقدار ہے اُسے ملنا چاہیئے اس واسطے میں .... کر رہا ہوں کہ ایسا بی اے۔ بی ایس سی آنرز جو فرسٹ آیا ہے آنرز میں اور نمبر بھی اُس نے بی اے یا بی ایس سی میں فرسٹ آنیوالے سے فیصد کے لحاظ سے زیادہ لئے ہیں وہ حقدار بن جائے گا چاہے اُدھر بی اے یا بی ایس سی میں فرسٹ آنیوالا احمدی ہے یا نہیں ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میرا تو دل کرتا ہے دوسرے بھی لیں اگر چاہیں تو مجھے لکھدیں میں دیدوں گا۔ اُن کو۔ اچھا اب

ایک اور مسئلہ

آگیا سامنے۔ یہ میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ یہ جو میں نے آج تقسیم انعامات کی تقریب منعقد کرنے میں اتنی جلدی کر دی سفر پر جانے سے پہلے وہ یہی اُلجھنیں دور کرنے کے لئے تھی۔ مسئلہ یہ آگیا سامنے کہ ایم۔ اے، ایم ایس سی ہے مثلاً۔ ایک تو مضمون فزکس ہے، کیمسٹری ہے، میتھی میٹکس ہے، اور بہت سے مضامین ہیں سائنس کے میدان میں۔ یہ بہت اہمیت رکھتے ہیں انسان کی زندگی میں۔ بعض ایسے مضامین ہیں جو انسانی زندگی میں اتنی اہمیت نہیں رکھتے آیا انعام دینے کے لحاظ سے اہم، نسبتاً کم اہم اور غیر اہم مضامین کیا تھ ایک جیسا سلوک کریں؟ تو اس کے متعلق میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی ہمارے پاس وقت ہے۔ اگلے انعام تک ہم اس پر سوچیں گے۔ اسوقت تک جو میرے دماغ نے سوچا ہے وہ یہ ہے کہ مضمون اہم ہو نسبتاً کم اہم ہو یا بالکل غیر اہم ہو جو فرسٹ آتا ہے اپنے مضمون میں اس کو ضرور انعام دے دینا چاہیئے۔ لیکن سوال سوچنے کا سیکنڈ اور تھرڈ کے متعلق رہ جائے گا اُن کو دینا ہے یا نہیں۔ ابھی تک میرا دماغ اس طرف گیا ہے کہ جو غیر اہم مضامین ہیں ان میں سیکنڈ اور تھرڈ کو نہ دیا جائے اس واسطے جن کے ایسے مضامین ہیں جو ہم اعلان کر دیں گے کہ یہ ہمارے نزدیک (انسان غلطی کرتا ہے شاید ہم بھی کر جائیں) اہم یا غیر اہم ہیں اُس میں جس احمدی طالب علم نے جماعت احمدیہ اور

جماعتِ احمدیہ کے امام

سے تمغہ حاصل کرنا ہے (بڑی عزت افزائی ہے آپ کی نسلیں آپ پر فخر کریں گی) وہ فرسٹ آئے اپنے مضمون میں۔ وہ تھرڈ آکے انعام کا مستحق اپنے آپ کو نہ سمجھے۔ اس وقت ہم نے اس موقعہ پر جن کو انعام دینے کے لئے منتخب کیا ہے اُن

میں ایک تو ابھی میں نے بتایا ہمارا ایک بڑا پیارا بچہ ہے آفتاب احمد ادکاڑہ کے رہنے والے ہیں۔ ملتان بورڈ سے ایف ایس سی پری انجینئرنگ میں سارے بورڈ میں اوّل آئے ہیں۔ غریب گھرانے کی ماں کی گود میں اللہ تعالیٰ نے ذہنیت پیدا کر دی۔ تو ہمیں بڑی خوشی ہے۔ ہماری جماعت کی اللہ تعالیٰ نے عزت افزائی کی ہے صرف ان کے گھر والوں کی نہیں کی۔ اور جماعت اپنی ذمہ داری سمجھتی ہے۔ میں اس بچے کو کہتا ہوں کہ تم بھی یہ سمجھو کہ یہ جماعت کی ذمہ داری ہے کہ تم آگے ترقی کرو اور کھیل کود میں اور لغو باتوں میں زندگی کے اوقات کو ضائع نہ کرو۔ اور دُنیا کے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے اور خدا تعالیٰ کے دین کے لئے جو ایک نئی عظیم مہم جاری ہوئی ہے اس میں حصہ لیکر ایک مفید وجود بننے کی کوشش کرو تو آفتاب احمد اوکاڑہ ملتان بورڈ میں پری انجینئرنگ میں اوّل ... کا نتیجہ نکلا ہے غالباً ۲۰ دسمبر ۱۹۷۹ء کو جلسہ پر میں نے اعلان کیا تھا۔ چند دن پہلے نکلا ہے لیکن ان کو ہم نے پہلے ہی انعام دینا تھا اس لئے ان کو ہم نے شامل کر لیا ہے اسی فہرست میں بسم اللہ وہاں سے ہوئی ہے اس واسطے انعام بھی پہلے ان کو دوں گا۔ پچھلے سال والوں کا۔ اس سال جن کا نتیجہ نکلا ہے ۱۹۷۹ء میں وہ ایک تو میں نعیم الحق خان صاحب کراچی یونیورسٹی کے وہ ایم اے سائیکولوجی میں اوّل آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ان کو اور محمد لئیق احمد دارالعلوم غربی ربوہ یہ ایم اے پولیٹیکل سائنس میں اوّل آئے ہیں۔ ساجد سلطان احمد کراچی ایم ایس سی زوالوجی میں دوم آئے ہیں۔ بشارت احمد صاحب کراچی ایم اے تاریخ میں دوم آئے ہیں۔ بی ایس سی آنرز کیمسٹری میں عبدالقادر صاحب مبشر بھی سندھ یونیورسٹی میں اوّل آئے ہیں۔ یعنی آنرز ان کیمسٹری میں (حضور نے ان کو آگے آنے کا ارشاد فرمایا حضور کے ارشاد پر وہ سٹیج کے قریب آئے اور حضور نے ان کو کچھ دیر سامعین کے سامنے کھڑے رہنے کا ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا) یہ وہ ہیں جنہوں نے بہت اچھے نمبر لئے تھے لیکن ان کو ایم بی بی ایس میں داخلہ اس لئے نہیں ملا کہ یہ احمدی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو تین سال کے بعد آنرز میں اسی یونیورسٹی (حیدر آباد یونیورسٹی) میں پہلی پوزیشن عطا کر دی اللہ بڑا دیالو ہے۔

اس وقت کی میری گفتگو میں میں بہت ساری بنیادی باتیں بھی کہہ رہا ہوں اب میں تمغوں کا حلیہ بیان کرتا ہوں یعنی یہ کہ ہم کیا تمغے دے رہے ہیں دُنیا کا عام دستور کچھ اور ہے مثلاً اولمپکس کے مقابلے ہوتے ہیں اُن میں اپنے جسمانی ٹیلینٹ (TALENT) کو ظاہر کرنے والا جو فرسٹ آتا ہے اس کو طلائی تمغہ (پتہ نہیں اس میں سونا کتنا ہوتا ہے) دیا جاتا ہے جو سیکنڈ آتا ہے اُسے چاندی کا تمغہ دیا جاتا ہے اور جو تھرڈ آتا ہے یعنی ساری دُنیا کے مقابلے میں جو تھرڈ آتا ہے اسکو کانسی کا تمغہ دیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں تو کانسی کا تمغہ تھرڈ کو دینا اُس کی بڑی بے عزتی کرنا ہے۔ میں اس بارہ میں بھی سوچتا رہا ہوں۔ میں نے بتایا ہے نا کہ دراصل یہ اجتماع ہی اس لئے کیا ہے کہ بہت کچھ فیصلے بیان کر دیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرا قصور ہے، میں مانتا ہوں میں سمجھا نہیں سکا کام کرنے والوں کو میں یہ نہیں کہتا وہ سمجھ نہیں سکے۔ میں کہتا ہوں میں سمجھا نہیں سکا۔ میں نے یہ کہا تھا کہ

تمغوں کے الفاظ

مختلف ہوں گے اوّل اور دوم سوئم کے پھر میں نے کہا سارے ہی تمغے سونے کے ہوں گے لیکن سونا کم کرتے جاؤ لیکن انہوں نے اخباروں میں پڑھ کر کہ سونے کا اور چاندی کا اور کانسی کا تمغہ ملا پتہ نہیں کس چیز کا گند بلا۔ اس کے مطابق ہی تمغے تیار کر لئے میں کل ہی اسلام آباد سے واپس آیا ہوں میں نے سارا جائزہ لیا۔ اب جو فیصلہ میں نے کیا ہے آئندہ کیلئے ریکارڈ کروا رہا ہوں آج۔ فیصلہ یہ ہے کہ جو اوّل آئے گا اسے طلائی تمغہ ملے گا جس میں ایک ایک تولہ خالص سونا ہوگا اور یہ کوئی زیادہ قیمت نہیں ہے۔ Appreciation ہم نے کرنی ہے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے کہ ہمارے بچے کو اس نے اتنا ذہن دیا ہے کہ وہ اوّل آیا ہے۔ دو ہزار روپے کے سونے کا تمغہ دینا یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے تھوڑی سی ایک چیز ہے۔ اللہ دیالو ہے۔ ایک تولہ وزن کا خالص سونا ہوگا اس میں تمغہ بنانے کے لئے اس میں کچھ اور بھی ملاتے ہیں وہ اس کے علاوہ ہے۔ ۱۴ ملی میٹر اس کا قطر ہے۔ تمغے کی دو طرفیں ہوتی ہیں ایک

کو ہم چہرہ کہتے ہیں اور ایک کو کہتے ہیں پشت۔ اس کے چہرہ کے درمیان میں منارۃ المسیح کی شکل ہے۔ اس منارہ کے اوپر کے حصہ کے دائیں اور بائیں جو میں نے آنے والی صدی کیلئے ایک ماٹو دیا تھا جلسہ سالانہ پر "حمد اور عزم" وہ لکھا ہوا ہے **حمد** میں نے کہا تھا جلسہ سالانہ پر کہ خدا تعالیٰ کا بے انتہاء شکر ادا کرو کہ اس نے ہمیں مٹی میں دبے ہوئے تھے ہم، وہاں سے اُٹھایا اور کتنی رفعتوں تک لے گیا ایک صدی میں تو اگلی صدی میں لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ کے مطابق شکر ادا کرو تاکہ اور ملے۔ اور ملے عقل اور ملے۔ ہمارے خاندانوں کو خدا تعالیٰ ذہن اور دے۔ ذہین بچے پیدا ہوں۔ ہمیں طاقت عطا کرے۔ خدمتِ نوعِ انسانی کی۔ ہزارہا نعمتیں ہیں۔ ہزارہا کیا لکھو کھہا لکھو کھہا میں کیوں کہوں۔ بیشمار نعمتیں ہیں اللہ تعالیٰ کی جو ملتی ہیں انسان کو جب وہ ملیں تو ہمارا **عزم** ہو یہ کہ اے خدا! تو ہمیں دیئے جا ہم تیری راہ میں اُسے خرچ کرتے چلے جائینگے اس واسطے یہ دو لفظ میں نے ماٹو دیئے تھے ایک صدی کیلئے۔ یہ ماٹو اس منارۃ المسیح کے دائیں طرف حمد اور بائیں طرف عزم لکھا ہوا ہے اس تمغہ پر۔ (اس موقع پر حضور نے تمغہ دکھاتے ہوئے فرمایا) تعلیمی میدان علم حاصل کرنے کو کہتے ہیں اس میں ایک تولہ سونا ہے جس کی گارنٹی سنار نے دی ہے کہ میں ذمہ دار ہوں کہ اس میں ایک تولہ خالص سونا پڑا ہوا ہے۔ یہ اس کا چہرہ ہے اس کے وسط میں ہے منارہ۔ اور اس کے دائیں اور بائیں حمد اور عزم ہے۔ اب اُس کے نیچے

قرآن کریم کی آیت

لکھی ہوئی ہے اس کے متعلق میں کچھ کہنے لگا ہوں۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ذہن دیا اور حافظہ دیا۔ حافظہ اور ذہن دو ایسی قوتیں ہیں کہ اگر ان کا صحیح استعمال کیا جائے یا ایک وقت میں گارڈین استاد اور ماں باپ صحیح استعمال کروائیں اپنے چھوٹے بچے سے تو علمی میدان میں انسان ترقی کر سکتا ہے۔ حافظہ بنیاد بنتا ہے علم کے میدانوں میں ترقی کرنے کی اور ذہن آسمانوں میں پرواز کرنے کی اسے طاقت دیتا ہے۔ ذہن کا کام ہے استدلال کرنا۔ حافظہ کا کام ہے یاد رکھنا۔ مشاہدہ تیسری قوت ہے۔ جیسے خدا نے اپنا جلوہ دکھایا دنیا میں اور اس کے لئے انسان کو مشاہدہ کی قوت عطا کی۔ اور خدا تعالیٰ نے اسلام میں ہمیں یہ تعلیم دی کہ صرف حافظہ اور ذہن کافی نہیں۔ اس واسطے دعا کرو کہ خدا تعالیٰ تمہیں علم حاصل کرنے اور علم میں بڑھتے رہنے کی توفیق عطا کرے اور دعا ہمیں سکھائی۔ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ہمیں یہ دعا سکھائی ہے اسلام نے قرآن کریم نے اس کی وجہ بتائی ہے کہ کیوں میں کہتا ہوں کہ دعا کرو۔ اس واسطے کہ اس کائنات کی یہ جو ساری چیزیں ہیں جنہیں آپ پڑھ رہے ہیں اس کی بنیاد یہ ہے۔ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ۔ تم علم حاصل نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے بغیر۔ جب علم حاصل نہیں کر سکتے

اللہ تعالیٰ کی منشاء کے بغیر

تو تمہارا حافظہ اور تمہارا ذہن کس کام آئے گا تمہارے، جب تک خدا کی منشاء ساتھ شامل نہ ہو اور خدا کی منشاء کے حصول کے لئے تمہیں دعا کرنی ہے اس واسطے جو پہلا انعام جو بڑی عقل۔ سمجھ والوں کیلئے ہے، بلکہ مجھے کہنا چاہیئے فرسٹ آنے والے کا جو انعام ہے یعنی جو اوّل تمغہ ہے ایسے ہر تمغہ کے نیچے یہ آیت ہے: وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ۔ تو یہ ہے اس کا چہرہ۔ اس کی پشت پر اُوپر رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا اور نیچے احمدیہ صد سالہ جوبلی اور جو درمیان کی جگہ ہے اس میں امتحان لکھا جائے گا۔ امتحان کا سن لکھا جائے گا۔ اور نام لکھا جائے گا تمغہ لینے والے کا اور نیچے

احمدیہ صد سالہ جوبلی

اور تاریخ لکھی جائے گی۔ یہ ہے خالص ایک تولہ سونے کا تمغہ یہ پہلا انعام ہے فرسٹ آنے والے کیلئے۔ دسویں سے لے کے ایم اے، ایم ایس سی تک یہی چلے گا کیونکہ ذہانت ذہانت میں ہم فرق نہیں کر سکتے۔ یہ جو پشت پر لکھا ہوا ہے رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا اور نیچے دوسری تفاصیل وہ اوّل، دوم اور سوم تمغوں میں سب میں ایک ہی ہے۔ چہرہ جو ہے وہ بدلا ہے۔ جو دوم آنے والا ہے ہمارا بچہ، اس کو جو طلائی تمغہ ملے گا اس میں ½ تولہ سونا ہوگا۔ پہلے میں ایک تولہ تھا۔ اس میں ½ تولہ۔ تھوڑا سا فرق کر دیا ہم نے اور ایم ایم میٹر قطر وہی رہے گا۔ منارۃ المسیح۔ حمد اور عزم وہی رہیں گے لیکن نیچے وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ۔ الی الآخر کی بجائے یہ دعا لکھی ہے رَبِّ اَرِنِيْ حَقَآئِقَ الْاَشْيَآءِ جو اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ میں فرسٹ نہیں آیا مجھے اور سکھا۔ میں آگے آجاؤں اس واسطے رَبِّ اَرِنِيْ حَقَآئِقَ الْاَشْيَآءِ یہاں لکھا ہے اور باقی پشت تو ہر ایک کی وہی ہے۔

اور جو سوئم کا تمغہ ہے۔ ایک فرق صرف یہاں کر دیا ہے کہ یہ چاندی کا ہوگا۔ میں نے کہا ہے کانسی کا ہم نہیں استعمال کر رہے اوّل اور دوم سونے کے تمغے کا وزن علی الترتیب ایک تولہ اور ½ تولہ۔ سوم کا چاندی کا تمغہ چار تولہ وزنی۔ ایم ایم میٹر سائز وہی ہے جو ساروں کا ہے اور منارۃ المسیح اور حمد اور عزم اور نیچے ہے۔ وَعَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ اور پشت اس کی وہی ہے جو دوسروں کی ہے۔ یہ الفضل بھی ریکارڈ کر لے۔ آگے جو دینے والے ہیں وہ اس کے مطابق چلیں گے انشاء اللہ۔ اب جنہوں نے لینے ہیں انعام وہ [illegible] دو قسم کے ہیں۔ میں نے بتایا کچھ غلط فہمی ہوگئی۔ میں نے ذمہ داری آپ لے لی میں سمجھا نہیں سکا اس واسطے جو ہمارے پاس تمغے تیار ہیں اس وقت ان میں سے کچھ کانسی کے بن گئے نا۔ تو وہ تو میں نے دینے نہیں تو اس وجہ سے چاندی کا سوم انعام کا تو ہمارے پاس کوئی ہے ہی نہیں۔ دوم انعام ایک ہے اس کے لئے چاندی کا بنا ہوا ہے لیکن اسے ہم نے چاندی کا نہیں دینا اس واسطے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جو چاندی کے اور کانسی کے تمغے بن گئے ہیں وہ اطفال الاحمدیہ کو کسی موقع پر دے دیئے جائیں۔ گھر میں تو نہیں رکھنے۔ اچار نہیں ڈالنا اُن کا جو ہمارے پاس ہیں۔ ان میں سے ایک آفتاب احمد کو ملے گا (اس موقع پر حضور نے ان کو کھڑے ہونے کا ارشاد فرمایا۔ وہ کھڑے ہوئے تو فرمایا) اوہو! مجھے سا بیچارا! چلو اللہ نے تمہیں بہت کچھ دیا ...... جن میں یہ آفتاب احمد ہیں۔ اور پھر نعیم الحق نان ہیں۔ یہ نیس اللہ چک ضلع گورداسپور کے مہاجر ہیں یہ وہاں سے لٹ لٹا کے آئے تھے اللہ میاں نے کتنا دے دیا محمد لئیق احمد صاحب جام شورو کے ہیں۔ (تمغہ ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے فرمایا) یہ تمغے کے ساتھ ایک ربن ہے اس ربن کے اوپر

جماعت احمدیہ کے جھنڈے کے رنگ

ہیں سفید اور کالا۔ جماعت احمدیہ کے جھنڈے کا یہ رنگ کیوں ہے؟ ہر ایک کے ذہن میں یہ سوال آنا چاہیئے۔ طالب علم ہو تم۔ یہ اس لئے ہے کہ جس وقت قادیان میں (بڑا لمبا عرصہ ہوا) میں نیا نیا ولایت میں تعلیم سے فارغ ہو کے آکسفورڈ سے آیا تھا تو ایک کمیٹی بنائی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑے بڑے علماء اس میں شامل تھے۔ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحبؓ اور حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ تھے اور بھی تھے کچھ۔ اور مجھے ایک طالب علم کی حیثیت سے بیچ میں رکھ دیا تھا کہ میں بھی کچھ سیکھوں۔ ہم نے بڑی تحقیق کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں صرف دو جھنڈے استعمال کئے ہیں ایک سیاہ رنگ کا ایک سفید۔ ہم نے ان دونوں کا رنگ اکٹھا کر کے سفید اور سیاہ رنگ دونوں جھنڈے میں شامل کر [illegible] ہمارے [illegible] کا یہ بعد میں قائم ہونے والی حکومتوں نے اپنایا ہے بعض حکومتوں نے تو ابھی تک رکھا ہوا ہے وہ ٹھیک ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈوں، جھنڈوں میں زنگ ہے۔ ایک قسم کا جھنڈا کالا تھا دوسری قسم کا جھنڈا سفید تھا۔ ہم نے دو اکٹھے کر دیا تھا وہ اس ربن پہ رنگ ہیں تبرّکاً۔ برکت کی غرض سے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈے کے لئے جو رنگ استعمال کئے ان سے

برکت حاصل کرنے کی خواہش

کا اظہار ہے باقی تو تم اپنی دعاؤں کے ساتھ اور خدا تعالیٰ کے قرب سے برکتیں حاصل کرو گے۔ برکت نہ اس ربن نے دینی ہے نہ میں دے سکتا ہوں۔ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى۔ انسان کو وہی ملے گا جس کے لئے وہ کوشش کرے گا۔ دوسری جگہ اس کی وضاحت کی کہ وہی ملے گا جس کے لئے انسان مقبول کوشش کرے گا کوششیں کرو ہر میدان میں آگے سے آگے بڑھو۔ اب ایک چیز رہ گئی ہے اور وہ ہے انعامات کی تقسیم۔ آج پہلی دفعہ تو میں کرتا ہوں۔ آگے فیصلہ پھر کریں گے

آج چونکہ پہلی دفعہ ہے نا۔ہاں یوں تو نہیں دے دینے انعام بعض ایسے ہیں انعامات جو تیار نہیں۔ میں نے بتایا کہ میں نے بدل دیا۔ آج ہی بدلا ہے۔ اس واسطے تمغے اوّل کے بھی پورے نہیں بنے۔ کیونکہ پہلی جو ان کے پاس اطلاع تھی اس کے مطابق تین ہی تمغے چاہئیں تھے تین بنوا لئے انہوں نے (عبدالقادر مبشر صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا) کہ آپ اوّل آئے ہیں تو آپ کو مل جائے گا۔ اسی طرح۔ دوئم کا کوئی نہیں۔ سوئم کا کوئی نہیں۔ ساجد سلطان احمد کراچی اور بشارت احمد صاحب کراچی زیادہ تر بچی اور تاریخ میں دوم اور سوم آنے والے ہیں قدسیہ ناہید صاحبہ کا پہلے نام تھا انہوں نے ایم ایس سی ریاضی کا امتحان دیا تھا ۷۹ء میں نتیجہ نکلا ہے۔ ان کا نتیجہ بہت پہلے نکل گیا تھا اس واسطے ان کو نہیں ہم شامل کر سکے اس قانون کے مطابق۔ باقی جو کسی کے دل میں خواہش پیدا ہو مجھے کوئی اعتراض نہیں آپ مجھے لکھ دیا کریں اور میں آپ کی خواہش کے مطابق عمل نہ کروں تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے کہ میں آپ کی خواہش کے مطابق عمل نہیں کر رہا۔ تو اس ترتیب کے ساتھ آفتاب احمد صاحب، نعیم الحق خان صاحب اور محمد شفیق احمد صاحب کو تو ابھی دے دوں گا میں تمغے اور آپ کو (عبدالقادر مبشر بھٹی کو مخاطب کر کے فرمایا) بعد میں مل جائے گا اعلان میں نے کر دیا لیکن اس کے علاوہ قرآن کریم کی تفسیر دینی ہے اس موقعہ پر میں دے رہا ہوں اس کے علاوہ آج کے لئے۔ میں نے یہ کیا ہے کہ آپ انعام لینے کے لئے میرے پاس آئیں گے آفتاب احمد صاحب آپ لیڈر ہوں گے جو کچھ کرنا ہے باقیوں نے آپ کے پیچھے پیچھے کرنا ہے آپ سن لیں اچھی طرح آپ میرے پاس آئیں گے مجھ سے مصافحہ کریں۔ سلام کریں۔ السلام علیکم کہیں میں آپ کو جواب دوں گا پھر میں آپ سے معانقہ کروں گا اس کے بعد میں آپ کو تمغہ پہناؤں گا گلے میں اس کے بعد میں آپ کو تفسیر دوں گا اور میری دعا ہے سب کے لئے اکٹھی کروں گا پھر بھی دعا کرتا رہوں گا۔ اصل چیز تو قرآن ہے الخیر کلہ فی القرآن۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ ہر خیر سے جو قرآن میں پائی جاتی ہے خدا تعالیٰ آپ کو حصہ دے — اس کے بعد حضور نے اسی ترتیب کے ساتھ تمغے اور کتب تفسیر کے انعام مرحمت فرمائے اور پھر اجتماعی دعا کرائی ؛

(الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۸۰ء)

دینی امتحان مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ

تمام خدام و اطفال کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لائحہ عمل میں شائع شدہ تاریخ کے مطابق ان کا امتحان ۲۴ اگست کو ہوگا خدام و اطفال اس کے مطابق امتحان کی تیاری کریں۔ کامیاب ہونے والے خدام و اطفال کو مرکز کی طرف سے اسناد دی جائیں گی۔

جو خادم گذشتہ سال مبتدی کا امتحان پاس کر چکے ہیں وہ امسال متقدم کا امتحان دیں گے اور بقیہ خدام مبتدی کے امتحان میں ہی شامل ہوں گے۔ اسی طرح جو اطفال گذشتہ سال ستارۂ اطفال کا امتحان پاس کر چکے ہیں وہ امسال ہلال اطفال کے امتحان میں شامل ہوں گے۔ اور بقیہ اطفال ستارۂ اطفال کا امتحان دیں گے۔

نصاب مبتدی و متقدم (برائے خدام) اور ستارۂ اطفال و ہلال اطفال سال کے شروع میں ہی لائحہ عمل میں نیز اخبار بدر میں شائع ہو چکا ہے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دعائے مغفرت

افسوس محترم سیٹھ شیخ عبدالحمید صاحب سونگھڑہ مورخہ ۲۶/۸۰ کی رات کو بعمر قریباً ۵۲ سال کٹک نرسنگ ہوم میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون دوسرے روز بعد نماز ظہر مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب نے احباب کی کثیر تعداد سمیت نماز جنازہ ادا کی اور پھر مرحوم کی تدفین عمل میں لائی گئی۔ مورخہ ۲۷ جولائی کو سارے پور بازار بند ہو گیا۔ کثیر تعداد میں غیر مسلم دوست مرحوم کے مکان پر اظہار تعزیت کیلئے آئے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ۔ دو لڑکے اور تین لڑکیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں مرحوم غریبوں اور مسکینوں اور حاجت مندوں کا خاص خیال رکھتے تھے (۲۴) اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو آمین (خاکسار سید انوار الدین احمد قائد مجلس سونگھڑہ)

فہرست ۱

فدیۃ الصیام کی رقوم مرکز میں بھجوانے والے احباب

مندرجہ ذیل احباب نے ماہ رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام کی رقوم مرکز قادیان میں بھجوائیں جو امارت مقامی کے انتظام کے تحت مستحقین میں تقسیم کر دی گئیں اغرض دعا ان کے نام شائع کئے جا رہے ہیں قارئین بدر سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں رمضان المبارک کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے آمین

امیر جماعت احمدیہ قادیان

۱ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بریڈفورڈ
۲ ،، حمیدہ بیگم اللہ دتہ صاحبہ ،،
۳ ،، طلعت حق صاحبہ لنڈن
۴ ،، والدہ بشیر محمد صاحبہ ،،
۵ ،، شمسہ سفیر صاحبہ ،،
۶ ،، بشریٰ صاحبہ بہو شمسہ سفیر صاحبہ ،،
۷ مکرم شاہنواز صاحب مع بیگم صاحبہ ،،
۸ ،، محمد یامین صاحب ،،
۹ محترمہ زکیہ یوسف صاحبہ جلنگم انگلینڈ
۱۰ ،، کنیز قریشی صاحبہ ،،
۱۱ ،، بشریٰ بھٹی صاحبہ ،،
۱۲ ،، سمیعہ مرزا صاحبہ ،،
۱۳ ،، تبسم قریشی صاحبہ ،،
۱۴ ،، سیدہ عتیقہ احمد صاحبہ ،،
۱۵ ،، خالدہ بھٹی صاحبہ ،،
۱۶ ،، خورشید قریشی صاحبہ ،،
۱۷ ،، زہت احمدی صاحبہ ،،
۱۸ ،، امۃ الرشید صاحبہ ،،
۱۹ ،، نصرت خان صاحبہ ،،
۲۰ ،، امۃ الحمید خان صاحبہ ،،
۲۱ مکرم مشتاق قریشی صاحب ،،
۲۲ محترمہ زرینہ بیگم گنائی صاحبہ ،،
۲۳ مکرم عبدالعزیز قریشی صاحب ،،
۲۴ ،، ولید احمد صاحب ،،
۲۵ ،، بشیر احمد شاہ صاحب ،،
۲۶ ،، صدر الدین صاحب ،،
۲۷ ،، مشرف احمد گنائی صاحب ،،
۲۸ محترمہ نسرین گنائی صاحبہ ،،
۲۹ مکرم غضنفر صاحب ،،
۳۰ ،، مسعود احمد صاحب گنائی ،،
۳۱ ،، فرید احمد صاحب ،،
۳۲ محترمہ سعیدہ حبیب صاحبہ کینیڈا
۳۳ اہلیہ صاحبہ مکرم غلام سرور صاحب بٹ انگلینڈ
۳۴ مکرم مولوی محمد تقی صاحب ،،
۳۵ محترمہ والدہ خیر النساء صاحبہ ،،
۳۶ ،، خیر النساء صاحبہ ،،
۳۷ مکرم محمد عارف صاحب ،،
۳۸ محترمہ بیگم محمد عارف صاحب بھٹی ،،
۳۹ عزیزہ بشریٰ صاحبہ پوتی مکرم عارف صاحب ،،
۴۰ مکرم غلام سرور صاحب بٹ ،،
۴۱ ،، عزیز احمد صاحب کینیڈا
۴۲ محترمہ اہلیہ عزیز احمد صاحب کینیڈا
۴۳ مکرم منصور احمد صاحب ابن مکرم عزیز احمد صاحب ،،
۴۴ ،، تدبیر احمد صاحب ،، ،، ،، ،،
۴۵ محترمہ شفقت حبیب صاحبہ انگلینڈ
۴۶ مکرم نذیر احمد صاحب ساجد ابوظہبی
۴۷ محترمہ اہلیہ محمد احمد صاحب انگلینڈ
۴۸ مکرم میر عبیداللہ صاحب ،،
۴۹ ،، ایس ایم شہاب احمد صاحب کینیڈا
۵۰ ،، ماجد خان صاحب جلنگم (انگلینڈ)
۵۱ ،، عبدالرحمٰن صاحب آغا کینیڈا
۵۲ ،، مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم اکالینڈ کیلیفورنیا
۵۳ مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب انگلینڈ
۵۴ ،، شیخ مبارک احمد صاحب از طرف ۱۴ افراد انگلینڈ
۵۵ محترمہ انور شاہدہ صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد سورینام جنوبی امریکہ
۵۶ والدین مرحومین انور شاہدہ صاحبہ ،،
۵۷ محترمہ سائرہ خاتون صاحبہ والدہ رستم محمود صاحب ،،
۵۸ مکرم رستم محمود صاحب از طرف والد عبدالرزاق صاحب
۵۹ ،، رستم محمود صاحب سورینام جنوبی امریکہ
۶۰ ،، حنیف جمن بخش صاحب ،، ،،
۶۱ محترمہ زیتون صاحبہ اہلیہ حنیف جمن بخش صاحب ،، ،،
۶۲ مکرم شیخ جمن بخش ابن حنیف جمن بخش صاحب
۶۳ محترمہ امینہ شیخ جمن بخش صاحب سورینام
۶۴ مکرم احمد صاحب ابن حنیف جمن بخش صاحب
۶۵ ،، علی جان ایم ستار صاحب سورینام
۶۶ ،، محمد جبار صاحب ابن علی جان صاحب ایم ستار صاحب ،،
۶۷ محترمہ نصیرہ عبداللہ صاحبہ ،،
۶۸ ،، زیتون ستار صاحب ،،
۶۹ مکرم آغا عبدالرحمٰن صاحب کینیڈا
۷۰ محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ لنڈن
۷۱ مکرم نثار احمد صاحب ،،
۷۲ محترمہ رحمت جمیل صاحبہ ،،
۷۳ ،، بشریٰ منور صاحبہ ،،
۷۴ ،، اختر صاحبہ از طرف شوہر ،،
۷۵ ،، طیبہ شہناز صاحبہ ،،
۷۶ ،، امۃ الہادی صاحبہ ،،

(باقی)

مسائل عید

از مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی ہالینڈ

عیدین کی نماز کی ادائیگی کے لئے جمع ہونے والوں کی تعداد عام دنوں کی عبادت کے لئے جمع ہونے والوں کی تعداد . . . . سے بہت زیادہ ہوتی ہے اس میں مستورات، بچے و افراد بھی شامل ہوتے ہیں جن کو عام حالات میں مسجد میں نماز کے لئے حاضر ہونا ضروری نہیں اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ آپ کھلے میدان میں نماز عید ادا فرمایا کرتے تھے ہاں اگر مسجد وسیع ہو اور اس کے قریب کھلی جگہ بھی نہ ہو یا موسم خراب ہو تو نماز عید مسجد میں بھی ادا کی جا سکتی ہے۔

—۲—

نماز عید کے لئے پیدل جانا مسنون ہے چنانچہ ترمذی میں حضرت علیؓ سے یہ روایت درج کی گئی ہے۔

قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَخْرُجَ اِلَی الْعِیْدِ مَاشِیًا

یعنی یہ مسنون طریق ہے کہ انسان عیدگاہ کی طرف پیدل جائے

—۳—

عورتوں کو بھی عید کے اجتماع میں حاضر ہونا ضروری ہے حتّٰی کہ وہ عورتیں بھی اس میں شامل ہوں جنہیں شریعت نے نماز اور روزہ سے مستثنیٰ قرار دیا ہے مثلاً حائضہ عورتیں مسجد میں نہیں جا سکتیں لیکن عیدگاہ میں وہ بھی جمع ہوں گی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

لِیَشْهَدْنَ الْخَیْرَ وَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِیْنَ

(ابن ماجہ)

وہ مسلمانوں کی خوشی اور دعا میں شریک ہوں ہاں چونکہ ایسی عورتیں مسجد یا نماز گاہ میں نہیں جا سکتیں اس لئے ان کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ باقی لوگوں کے پیچھے یا ایک طرف جو جگہ ان کے لئے مقرر ہے بیٹھیں باقی لوگوں کے ساتھ مل کر تکبیرات کہیں اور خطبۂ عید سُنیں۔

—۴—

عیدگاہ کی طرف ایک رستہ سے جانا اور دوسرے رستہ سے واپس آنا سنّت ہے چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ سے واپس آتے ہوئے رستہ بدل لیتے تھے (بخاری) اور اس میں بظاہر یہ حکمت ہے کہ دو مختلف راستوں سے آنے جانے کی وجہ سے ذکر الٰہی میں زیادہ وقت صرف ہوگا دیکھنے والوں پر شوکتِ اسلام ظاہر ہوگی نیز زیادہ سے زیادہ لوگ خوشی میں شریک ہو جائیں گے۔

—۵—

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کا یہ طریق تھا کہ عید کی نماز کو جاتے وقت بلند آواز سے تکبیرات کہتے حضرت ابن عمرؓ کے متعلق یہ روایت آتی ہے کہ آپ صبح کے وقت آپ عیدگاہ کی طرف جاتے تو بلند آواز سے تکبیر کہتے اور دوسری روایت یہ ہے کہ آپؓ رستہ میں بھی تکبیر کہتے جاتے عیدگاہ میں تکبیر کہتے رہتے اور یہ عمل آپؓ اس وقت تک جاری رکھتے جب امام خطبہ دے کر بیٹھ جاتا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

زَیِّنُوْا اَعْیَادَکُمْ بِالتَّکْبِیْرِ

یعنی اے مومنو! اپنی عیدوں کو تکبیروں سے مزین کرو تکبیر کے الفاظ یہ ہیں:-

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

—۶—

عید کے روز نہانا اور خوشبو لگانا سُنّتِ نبوی سے ثابت ہے اس لئے ہر شخص کو جو تندرست ہو عید کے روز غسل کرنا چاہیئے خوشبو میسّر ہو تو وہ لگانی چاہیئے اجتماع کے موقع پر جہاں یہ چیزیں ضرورت عامہ کے لئے ضروری ہیں وہاں ان سے خوشی کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ جو عید کے لئے ضروری ہے۔

—۷—

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید الفطر سے قبل کچھ نہ کچھ تناول فرمایا کرتے تھے امام بخاری نے حضرت انسؓ سے یہ روایت درج کی ہے کہ:-

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَاْکُلَ تَمَرَاتٍ یَاْکُلُهُنَّ وِتْرًا

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی نماز کے لئے جانے سے پہلے طاق تعداد میں چند کھجوریں تناول فرماتے یوم الاضحی کو نماز سے قبل آپ کچھ تناول نہ فرماتے تھے۔

—۸—

عید الفطر کی نماز کا وقت سورج نکلنے کے کچھ دیر بعد سے زوال تک ہے اس نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہوتی پہلے دو رکعت نماز ادا کی جاتی ہے پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ ثنا اور تعوذ کے بعد اور قراءت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیرات زائد ہوتی ہیں۔ ہر تکبیر تک ہاتھ کانوں تک اٹھا کر (ہاتھ) کھلے چھوڑ دینے چاہئیں (گو باندھ لینا بھی جائز ہے) اور آخری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لینے چاہئیں۔ اس دو رکعت نماز سے قبل یا بعد اور کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی نماز سے فارغ ہونے کے بعد امام مقتدیوں کی طرف منہ کر کے خطبہ پڑھے جو موقع کے مناسب حال نصائح پر مشتمل ہو خطبہ بھی نماز عید کا ایک اہم حصہ ہے اس لئے تمام مقتدیوں کو خطبہ سُننا چاہیئے۔

—۹—

یہ مسنون طریق ہے کہ عید الفطر ذرا دیر سے پڑھی جائے کیونکہ جیسا کہ بتایا جا چکا ہے اس نماز کے لئے جانے سے قبل کچھ کھانا ضروری ہے اس لئے کھانے کی تیاری اور کچھ تناول کرنے کے لئے کچھ وقت کی ضرورت ہے ہاں عید الاضحی میں نماز کے بعد چونکہ قربانیاں کرنی ہوتی ہیں اس لئے نماز ذرا جلدی پڑھا دینی چاہیئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:-

عَجِّلِ الْاَضْحٰی وَاَخِّرِ الْفِطْرَ

عید الاضحی کی نماز جلدی ادا کر لیا کرو اور عید الفطر کی نماز دیر سے ادا کیا کرو۔

—۱۰—

عید اور اس قسم کے اجتماعوں پر دوسرے کے آرام کا بہت خیال رکھنا چاہیئے آتے جاتے وقت یا نماز کے وقت ہجوم میں کسی دوسرے کو تکلیف نہ پہنچائیں اور کوئی ایسی چیز جس سے دوسرے کو تکلیف ہو اجتماعوں میں نہ لیجانی چاہیئے۔

—۱۱—

چونکہ یہ خوشی کا دن ہے اس لئے مذکورہ عبادت کے علاوہ اپنے اپنے علاقہ کے رواج کے مطابق خوشی کا کوئی طریق اختیار کر لیا جائے بشرطیکہ شریعت کے خلاف نہ ہو تو کوئی حرج نہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس قسم کی خوشی کے مواقع پیدا کر لئے جاتے تھے مثلاً عید کے دن حبشیوں نے بعض کھیلوں کا مظاہرہ کیا تو وہ مظاہرہ نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دیکھا بلکہ حضرت عائشہؓ کو بھی دکھایا ہمارے ملک کے رواج کے مطابق کھیلوں اور دعوت وغیرہ کا انتظام کر لیا جائے تو یہ عید کی خوشی کو زیادہ کرتا ہے۔

—۱۲—

عید الفطر کی نماز سے قبل فطرانہ کی ادائیگی ضروری ہے جو ایک صاع (پونے تین سیر قریباً) گندم یا جو گندم کے برابر نقدی ہوتا ہے۔ فطرانہ ہر شخص پر واجب ہے وہ غلام ہو یا آزاد عورت ہو یا مرد بوڑھا ہو یا نوجوان واجب ہے حتیٰ کہ نوزائیدہ بچے کی طرف سے بھی فطرانہ ادا کیا جانا ضروری ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں زَکٰوةُ الْفِطْرِ طُهْرَةٌ لِلصِّیَامِ وَطُعْمَةٌ لِلْمَسَاکِیْنِ (ابو داؤد) یعنی فطرانہ روزوں کو لغو اور فحش باتوں سے پاک کرنے والا اور مسکینوں کے لئے خوراک اور غذا ہے۔

—۱۳—

فطرانہ کے علاوہ بھی عید کے موقع پر صدقہ وخیرات کے طور پر خرچ کرنا چاہیئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ آپ خطبہ کے بعد عورتوں میں تشریف لے گئے انہیں وعظ و نصیحت اور صدقہ و خیرات کی تلقین کی چنانچہ عورتوں نے کانوں سے بالیاں اور ہاتھوں سے انگشتریاں اتار اتار کر دے دیں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ پڑوس میں کوئی شخص بھوکا نہ رہے۔

(الفضل ۱۶ اگست ۱۹۸۰ء)

ولادتیں

(۱) اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد کو ایک بچی عطا فرمائی ہے جس کا نام حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی قادیان نے "امۃ المجید بشریٰ" تجویز فرمایا ہے۔ احباب اس بچی کے صالحہ، قرۃ العین اور طویل العمر ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: ملک صلاح الدین درویش قادیان

(۲) مورخہ ۲ / ۸ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی شکیل احمد صاحب طاہر کارکن نظارت علیا کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام "امۃ القدوس" تجویز فرمایا ہے۔ عزیزہ نومولودہ کے نیک صالحہ و خادمہ دین اور عمر دراز ہونے نیز قرۃ العین بننے کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(ایڈیٹر بدر)

اخبار بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا فرض ہے

عالم اسلام کے حالات

مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی نے گذشتہ دنوں رامپور میں ایک تقریر کے دوران عالم اسلام کے موجودہ حالات کے بارے میں اپنا جو فکر انگیز تجزیہ سامعین جلسہ کے سامنے رکھا اسے ہفت روزہ "نشیمن" بنگلور مجریہ ۳۰ جولائی ۱۹۸۰ء نے ماہنامہ "الحسنات" بابت جولائی ۱۹۸۰ء کے حوالے سے من وعن نقل کیا ہے۔ ہم اس تقریر کے بعض حصے قارئین بدر کے افادہ و دلچسپی کیلئے درج ذیل کر رہے ہیں۔

(ایڈیٹر بدر)

حضرات! عالم اسلام پر اتنا نازک وقت شاید صدیوں میں نہیں آیا جتنا کہ اس وقت آیا ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ اسلامی ممالک اپنے ارادے کے مالک نہیں ہیں۔ قیادتیں ان ممالک کے مسلمانوں کی مالک بن گئی ہیں اور مویشیوں کی طرح انہیں جس طرف چاہیے ہانکے لے جا رہی ہیں۔ اس وقت تمام اسلامی ممالک میں جو جنگ چل رہی ہے وہ مسلم قیادتوں اور مسلم عوام کے درمیان ہے کسی اجنبی یا غیر ملکی طاقت سے معرکہ آرائی ہرگز نہیں ہو رہی ہے۔ مسلم قیادت کی ساری توانائی ساری طاقت۔ ساری ذہانت۔ ساری منصوبہ بندی عوام کو کچلنے میں اور جلد از جلد اسلام کے خطرے سے نجات حاصل کرنے میں صرف ہو رہی ہے۔ پہلے یہی کام کمال اتاترک سے لے کر جمال عبدالناصر تک ہوا۔ اور اب یہی کام مصر کے سادات شام کے حافظ الاسد اور عراق کے صدام حسین کے ہاتھوں انجام پا رہا ہے۔ ہر جگہ ایک ہی نمونہ حال ہے۔ سب سے بدتر صورت حال لیبیا کی ہے جہاں اسلامی تہذیب کو ختم کرنے، ذہنوں کو بدلنے، ارتداد کی کیفیت پیدا کرنے کی منصوبہ بند اور منظم کوشش کی جا رہی ہے۔ لوگ معلومات کی کمی، خوشامد پن اور پروپیگنڈے کی بنیاد پر معمر قذافی کو بہیر و سمجھتے ہیں اور ان کا یہ خیال ہے کہ قذافی اسلام کی سربلندی کے لئے کام کر رہا ہے اور ناصر کے بعد وہی ایک شخص نجات دہندہ بن سکتا ہے لیکن حقائق کچھ اور ہیں اور بعض خاص اسباب کی بناء پر مجھے بعض چیزوں کا علم ہوا ہے جو ہوش رُبا ہے! ابھی گذشتہ مارچ میں میں ریاض میں تھا وہاں ڈاکٹر رضوان ندوی سے ملاقات ہوئی وہ رامپور کے رہنے والے ہیں اور بن غازی میں جامعۃ الامام محمد ابن سعود میں کام کر رہے ہیں۔ وہ جذباتی آدمی نہیں ہیں انہوں نے لیبیا کا جو نقشہ کھینچا وہ انتہائی تکلیف دہ تھا انہوں نے بتایا کہ لیبیا میں سنت رسولؐ کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور قرآن کی جگہ "سبز کتاب" کو لایا جا رہا ہے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ انہوں نے سرکاری مدرسہ سے اپنے بچے کو اس لئے اٹھا لیا کیونکہ وہاں کی کتابوں میں اللہ کے بجائے "بابا گدافی" کا سبق پڑھایا جا رہا ہے لیبیا میں اب کلمہ طیبہ کی جگہ ایک نیا کلمہ سکھایا جا رہا ہے۔ میں قذافی کو جانتا ہوں اور جو کچھ مجھے معلوم ہوا ہے اس کی بنیاد پر خود میرے لئے یہ کہنا مشکل ہو گیا ہے کہ یہ شخص مسلمان بھی ہے یا نہیں۔ اگرچہ تو جو کچھ وہ کر رہا ہے اس کے پیش نظر وہ مسلمان رہے گا بھی یا نہیں جس طور پر یہ شخص کام کئے جا رہا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اسلام کی بنیاد کو ہی لیبیا سے اکھاڑ پھینکنا چاہ رہا ہے وہ دراصل اندرون ملک کی تباہ کن کارروائیوں کی پردہ پوشی کے لئے ہے۔

یمن

شمالی اور جنوبی یمن کی بھی یہی صورت ہے۔ جنوبی یمن والوں نے صاف اور واضح انداز میں اسلام سے اپنے عناد کو ظاہر کر دیا ہے۔ یہ لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کو نہیں مارکس اور لینن کو مانتے ہیں۔ اللہ اور رسولؐ کے فرامین سے زیادہ مارکس اور لینن کا فرمان اُن کے لئے قابل تسلیم اور باعث فخر ہے۔ جو لوگ اسلام کو ختم کرنے کے درپے ہیں وہ دراصل احساس کمتری کا شکار ہیں۔ اُن کو یہ دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے کہ ہم جس چیز کو چھوڑ چکے ہیں اُسے مسلمان کیوں اپنائے ہوئے ہیں۔ کیا یہ لوگ ہم سے زیادہ دانشمند اور خوش قسمت ہیں۔ آپ تاریخ دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ اکبر نے یہی کیا تھا۔ کمال اتاترک کی مٹی بھی ایسے خیالات نے پلید کی۔ ناصر بھی اسی ذہنیت کا شکار ہو کر گیا اور مصر اور یمن میں یہی احساس کمتری کارفرما ہے رابطہ عالم اسلامی میں جنوبی یمن کے ایک مسلمان کا لکھا ہوا خط جب پڑھ کر سنایا گیا تو کوئی ایسا نہیں تھا کہ جس کی آنکھوں سے آنسو جاری نہ ہوئے ہوں وہاں اسلام کو بالکل اسی طریقہ پر مٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے جیسے کہ اکبر نے اپنے زمانے میں کی تھی۔ جنوبی یمن میں قرآن کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے۔ علماء کی تذلیل کی جا رہی ہے۔ اسلامی شعائر کے ساتھ گستاخیاں کی جا رہی ہیں۔ نماز روزہ کا مضحکہ اُڑایا جا رہا ہے۔ غرض وہ سب کچھ کیا جا رہا ہے جو ایک مسلمان کے لئے ہرگز ہرگز قابل برداشت نہیں ہو سکتا۔.........

افغانستان

افغانستان پر روس کے حملے نے اُسے بالکل ننگا کر دیا ہے اور اب میں نہیں سمجھتا کہ کوئی بھی شخص جس کے دل میں ذرہ برابر بھی غیرت ایمانی ہو وہ کمیونسٹوں کے لئے اپنے دل میں کوئی نرم گوشہ رکھے گا۔ جو شخص بھی ان کے لئے نرم لفظ بولتا ہے یا ان کے اقدامات کی حمایت کرتا ہے وہ عقل و دانش سے عاری انسان ہے۔ اس کے بارے میں اچھا گمان ہرگز نہیں کرنا چاہیئے روس نے افغانستان میں جو کچھ کیا ہے اُسے دن دہاڑے ڈاکہ کہنا چاہیئے.........عالم اسلام میں کوئی ملک اس وقت ایسا نہیں ہے جو اپنا دفاع کر سکے.......... تمام کے تمام کمزور نااہل اور ناتجربہ کار ہیں اور دوسروں کے سہارے زندہ ہیں۔ کسی بھی اسلامی ملک کے پاس کتنی ہی بڑی فوج ہو اور کتنا ہی ہتھیاروں کا ذخیرہ ہو کتنے ہی دربین طیارے اور فوجی ساز و سامان ہو مگر وہ ان کے کام کا ہرگز نہیں کیونکہ ان چیزوں کا استعمال ہی انہیں نہیں آتا۔ مغربی تہذیب آرام پسندی عیش و عشرت کی زندگی۔ دولت۔ جائیداد اور املاک نے ان کی گردن میں طوق ڈال دیئے ہیں۔ وہ جان کو بے حد عزیز رکھتے ہیں۔ وہ لڑنا نہیں چاہتے۔ کسی قسم کی قربانی دینے کا جذبہ اب ان میں نہیں رہا۔ ملک کا دفاع شوق شہادت اور جانبازی کے سارے جذبات فنا ہو چکے ہیں۔ جنگ کا نام سنتے ہی وہ بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ کھانا، پینا عیش اُڑانا ہی ان کا مقصد حیات بن گیا ہے۔ آپ دیکھئے کہ بہت سے اسلامی ممالک امریکہ کی اس لئے حمایت کر رہے ہیں کیونکہ یہی ان کا آخری سہارا ہے اور اُسی کی چھتری میں وہ اپنے آپ کو محفوظ بنائے ہوئے ہیں.........

شام

دُنیا بھر میں صرف دو ممالک ایسے ہیں جن میں اسلام کے نام پر جان دی جا رہی ہے ایک افغانستان، دوسرا شام۔ شام کی صورت حال یہ ہے کہ وہاں ۱۹ برس کے بچے اسلام کے لئے جان دے رہے ہیں۔ شامی دوستوں سے میرا گہرا تعلق ہے۔ میں عرب ممالک میں سب سے زیادہ شام میں رہا ہوں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہاں کے بچوں اور نوجوانوں نے ہتھیلی پر سر رکھ کر حکومت کا مقابلہ کئے جا رہے ہیں۔ وہ لڑتے ہیں۔ مارتے ہیں اور شہید ہو جاتے ہیں۔ ماں باپ خوشی خوشی اپنے بچوں کو شہادت کے لئے تیار کر رہے ہیں اور بچے جام شہادت نوش کرنے کو زندگی کا سب سے بڑا انعام سمجھتے ہیں آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس وقت شام میں موت و حیات کی کشمکش چل رہی ہے مسلمان شام میں اسلامی حکومت لانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ وہاں کافر حکومت ہے۔ شامی حکومت کو کسی بھی معنی میں اور کسی بھی تاویل سے مسلمان نہیں کہا جا سکتا۔ حافظ الاسد کا فرقہ نصیریہ سے ہے۔ اس فرقے کو عرب کے تمام مسلمانوں نے کافر کا فتویٰ دیا ہے۔ اس فرقے کے لوگ عیسائیوں کی طرح تثلیث کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ یعنی علیؓ۔ محمدؐ۔ سلمان فارسیؓ۔ ان کا کہنا ہے کہ جسے جبرئیل کہا جاتا ہے وہی دراصل سلمان فارسیؓ ہیں۔ (فرقہ نصیریہ کے عقائد کی تفصیل ہم نشیمن کے اگلے شمارے میں پیش کریں گے) شامی حکومت اسلام سے بدترین دشمنی رکھنے والے لوگوں پر مشتمل ہے اور حد یہ ہے کہ وہ خود کو بھی مسلمان نہیں کہتے۔ ان کا نہ تو قرآن پر ایمان ہے نہ رسالت پر۔ نہ حدود الٰہی پر اور نہ جہاد پر۔ غرض افغانستان اور شام دو ایسے ملک ہیں جہاں کفر اور اسلام کی کشمکش چل رہی ہے۔ اللہ سے دُعا ہے کہ وہ اپنی غیبی طاقت سے جانبازانِ اسلام کی مدد فرمائے اور اسلام کو سربلند کرے۔

مصر

عالم اسلام کے اندر مصر کو قیادت کی بے پناہ صلاحیت حاصل ہے۔ یہ صلاحیت عرب ملکوں میں کسی کے پاس نہیں۔ یہ وہ سرزمین ہے جس نے حسن البناء اور اخوان المسلمین جیسے معجزات دکھائے۔ فاروق کے زمانے میں حسن البناء جیسا رہنما پیدا ہوگا، اس کا کس کو علم تھا۔ اس وقت مصر بڑے نرغے میں ہے۔ اسرائیل سے جو صلح ہوئی ہے وہ مصری عوام کی مرضی کے خلاف ہوئی ہے۔ انورالسادات کو اس بائیکاٹ سے سخت پریشانی ہے جو مصری

عوام نے یہودیوں کے خلاف کر رکھی ہے۔ کوئی شخص یہودیوں کو مکان نہیں دیتا کوئی ٹیکسی ڈرائیور یہودیوں کو نہیں بٹھاتا۔ کسی ہوٹل میں انہیں کھانے نہیں دیا جاتا۔ مصری قوم بڑی آزمائش سے گذر رہی ہے۔ لیکن مجھے اُمید ہے کہ آزمائش کی اس بھٹی سے وہ سونا بن کر نکلے گی۔ صدر سادات ہوں یا کوئی اور وہ مصریوں کی اسلام سے وابستگی کو متأثر نہیں کر سکتے۔ اخوان المسلمون کو ختم نہیں کر سکتے اسلام کو سربلند کرنے کا جو جذبہ عام ہے اُسکو مٹا نہیں سکتے۔ اور اللہ اُن کی ضرور مدد کرے گا۔

عالمِ اسلام

عالم اسلام کا جغرافیہ اُٹھا کر دیکھئے اور ہر ملک پر الگ الگ نظر ڈالیئے آپکو معلوم ہوگا کہ کسی میں طاقت نہیں۔ جس طرح علم عروض میں کئی بحر ہیں۔ بحر طویل۔ بحر رمل اور بحر ہزج اندر ان میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں۔ اسی طرح عالم اسلام کے نقشے میں صرف رنگ ہے طاقت اور استحکام کسی کو بھی نہیں۔ سب ڈگمگا رہے ہیں۔ سب کی حالت ایسی ہے جیسے کھیت میں یا عمارت پر لکڑی کھڑی کر کے کپڑا ڈال کر مصنوعی آدمی بنا دیتے ہیں۔ اگر کوئی سیانہ کوا یا جانور اُسے گرا دے تو راز فاش ہو جائیگا یہی حال عالم اسلام کا ہے۔ ایک لکڑی کھڑی ہوئی ہے اور اس پر پردہ پڑا ہوا ہے اور عالمی طاقتیں اس سے خوف زدہ ہیں جب تک کسی جانب سے سوچا سمجھا حملہ نہ ہو اُس وقت تک عزت بھی محفوظ ہے۔ اور ملک بھی اگر خدانخواستہ کسی نے ارادہ کر کے کچھ کیا تو پھر کسی کی خیر نہیں۔ اسلامی ملکوں کے حکمران اپنے ملک کے مسلمانوں پر تو شیر ہیں لیکن غیروں کے مقابلہ میں شتر مرغ۔ سادات ہوں۔ گذافی ہوں۔ حسین ہوں کہ حافظ الاسد سب عوام پر شیر ہیں لیکن روس اور امریکہ کے سامنے لومڑی۔ آنے والے دس سال میں عالم اسلام کا مستقبل کیا ہوگا یہ بتانا مشکل ہے۔ یہ تو ایک سال بھی بڑا نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو محفوظ رکھے اب اس میں کسی بڑے صدمے کو برداشت کرنے کی سکت نہیں رہی وہ نیم جان ہے۔ حالات بتا رہے ہیں کہ کوئی بھی غلطی ایسی ہو سکتی ہے جس کی بناء پر بڑی طاقتیں ٹکرا جائیں۔ دونوں طاقتوں کا ٹکرانا تو مبارک ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ میدانِ جنگ اس وقت اسلامی ممالک ہی ہیں اور یہ ضرور پیس کر رہ جائیں گے۔

پروگرام دورہ مکرم مولوی پی ابوبکر صاحب معلم

انسپکٹر وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

جملہ احباب و عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ۔ تامل ناڈو کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق مکرم مولوی پی ابوبکر صاحب انسپکٹر وقف جدید ان علاقوں کا دورہ کریں گے جملہ احباب و عہدیداران جماعت مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ وہ حسب سابق ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	روانگی
کالیکٹ	-	-	۲۵/۸	چیلاکرا	۱۴/۹	۱	۱۵/۹
موگرال۔ منجیشور۔ منگلور	۲۵/۸	۳	۲۸	آٹرابرم	۱۵	۱	۱۶
پلینگاڈی	۲۸	۳	۳۱	ارناکولم	۱۶	۱	۱۷
کنانور۔ کڈلائی	۳۱	۲	۲/۹	الیپی	۱۷	۱	۱۸
کوڈالی۔ مٹانور	۲/۹	۲	۴	کرونا گاپلی۔ آدی ناڈ	۱۸	۳	۲۱
ٹیلی چیری۔ بڈاگرا	۴	۱	۵	کوئیلون	۲۱	۱	۲۲
کوڈیا تھور	۵	۱	۶	میلاپالیم	۲۲	۲	۲۴
پیتھیریم ڈانیم بلم	۶	۲	۸	شنکرن کوئیل	۲۴	۱	۲۵
ریاکنی۔ الانلور	۸	۲	۱۰	سلطان کوٹم	۲۵	۱	۲۶
منارگھاٹ	۱۰	۱	۱۱	کوٹار	۲۶	۱	۲۷
کیبرولائی کلکلم	۱۱	۲	۱۳	کالیکٹ	۲۸	+	—
پلی پرم	۱۳	۱	۱۴				

اخبار بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا جماعتی فرض ہے

درخواست ہائے دُعا

(۱)۔ محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر مجلس نصرت جہاں وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ کی اہلیہ کی طبیعت اکثر ناساز رہتی ہے۔ نیز موصوف کا ایک بچہ عزیز محمد الیاس منیر سلمہٗ ماہ نومبر میں شاہد کا اور دوسرا بچہ عزیز محمد ادریس منیر سلمہٗ گلاسگو یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کا دوسرا ٹیسٹ ماہ ستمبر میں دے رہا ہے۔ بزرگان و احباب کرام کی خدمت میں محترم موصوف کی اہلیہ کی کامل صحت و شفایابی اور ہر دو عزیزان کی نمایاں کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ ایڈیٹر بدر

(۲)۔ عزیز مکرم مستفیض احمد صاحب امروہہ بی اے کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے (خاکسار قریشی محمد شفیع عابد)

(۳)۔ میرے برادر نسبتی مکرم شمیم احمد صاحب فاروقی جے پور کی بچی کو گلے کی تکلیف کی شکایت ہے۔ باوجود کافی علاج کے تاحال کوئی افاقہ دکھائی نہیں دے رہا احباب کرام سے بچی کی مکمل شفایابی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ (خاکسار عبدالعزیز اصغر قادیان)

(۴)۔ میرے ماموں مکرم پی محی الدین صاحب کوریا پینگاڈی کے دو بچے عزیز منصور احمد سلمہٗ اور عزیزہ زینت سلمہا بچپن سے ہی بیمار اور کمزور ہیں۔ موصوف مختلف مدات میں مبلغ پچیس روپئے بھجواتے ہوئے ہر دو بچگان کی کامل صحت و شفایابی کے لئے بزرگان و احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں (خاکسار۔ ایم ظفر احمد قادیان)

(۵)۔ برادرم علی محمد رضا صاحب ہیڈ ماسٹر کو شادی کئے ہوئے ۱۴ سال ہو گئے مگر کوئی اولاد نہ ہوئی۔ تاہم کشمیر میں علاج معالجہ کیا مگر فائدہ نہ ہوا اب حب اثمر اکے استعمال سے خدا تعالیٰ نے فضل کیا ہے۔ اور ان کے گھر میں امید سے ہیں۔ چند دنوں تک ولادت ہونے والی ہے احباب جماعت سے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے بچہ کی پیدائش کی گھڑی سہولت سے گذارے اور اولادِ نرینہ سے نوازے آمین۔ خاکسار۔ ماسٹر عبدالحکیم آسنور کشمیر)

(۶)۔ مکرمہ شاہین پروین صاحبہ اہلیہ مکرم ایم نسیم احمد صاحب جونیئر انجینئر علی گڑھ مبلغ ۔/۱۰۰ روپیہ شکرانہ فنڈ میں ادا کرتے ہوئے۔ جملہ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے اپنی اپنے شوہر اور بچوں کی صحت و تندرستی اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ خاکسار کی خوش دامن صاحبہ کی صحت بھی ناساز ہے۔ موصوفہ کی صحت کاملہ اور مکمل شفایابی کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے (خاکسار محمد عمر تیماپوری مبلغ سلسلہ)

(۷)۔ ہمارے ایک احمدی دوست مکرم۔ یو۔ ابراہیم صاحب کنجی پیرمیں کیل لگنے کی وجہ سے شدید بیمار ہو گئے طبیعت زیادہ خراب ہونے کے باعث ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق نرسنگ ہوم میں داخل کرا دیا گیا۔ بفضلہ تعالیٰ اب کچھ افاقہ ہے۔ موصوف مبلغ دس روپئے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی کامل صحت یابی کیلئے بزرگان و احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار سراج الدین حمید جنگام

(۸)۔ خاکسار کے خسر محترم عرصہ دراز سے بیمار ہیں ان کی کامل شفایابی کیلئے نیز خاکسار کے بڑے بھائی پر بعض مخالفین نے نوکری میں ترقی ملنے پر ہائی کورٹ میں مقدمہ دائر کیا ہوا ہے۔ مقدمہ میں کامیابی کیلئے اسی طرح خاکسار اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احباب جماعت سے دعاؤں کا ملتجی ہے (خاکسار عبدالسلام انور پلیری پور)

(۹) خاکسار کی والدہ کے بازو میں شدید چوٹ لگ جانے کے باعث کافی درد ہے۔ جملہ احباب جماعت سے انکی کامل شفایابی اور صحت و سلامتی والی درازی عمر نیز اپنے بھائیوں کی دینی و دُنیاوی ترقیات اور روشن مستقبل کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار ظہور احمد رفیقی کارکن نظارت عُلیا

نمایاں کامیابی

عزیز عبدالحمید صاحب جگو جماعت احمدیہ ماریشس سے تعلق رکھتے ہیں۔ کلکتہ میں موصوف نے وکالت پاس کی۔ اسکے بعد موصوف نے ایلنگ کالج آف ہائر ایجوکیشن اسکول آف اینڈ سوشل سائنس لنڈن میں آنرز ڈگری قانون میں داخلہ لیا۔ اور نمایاں کامیابی حاصل کی۔ الحمد للہ اسی کورس کے ڈائریکٹر جناب ایچ سٹروس نے ان کے لئے ایک سند جاری کی جس کا ترجمہ خلاصۃً مندرجہ ذیل ہے:۔

"مسٹر جگو نے جولائی ۱۹۸۰ء میں اول درجہ میں آنرز ڈگری ان حاصل کی۔ اسی سال کا امتیازی طالبعلم ہونے کی وجہ سے موصوف کو سویٹ اینڈ میکسول لاء پرائز دیا گیا۔ جگو نے فائنل ایئر میں سبھی اے گریڈ حاصل کیے اور حقیقت میں جب سے ہم نے لاء ڈگری شروع کی ہے اسی وقت سے لیکر اب تک موصوف سب سے ممتاز طالب علم ہیں۔ جب مسٹر جگو یہاں تھے انکی اپنے کام سے لگن نے سبھی ٹیوٹرز کو متاثر کیا۔ اپنے ساتھی طالب علموں میں بہت ہر دلعزیز اور معاونت کرتے تھے۔ موصوف کی قابلیت اور راستبازی ان کے اخلاقی اور مذہبی اصولوں کی وجہ سے ہے ...."

قارئین بدر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکی یہ کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ موصوف مجلس خدام الاحمدیہ ساؤتھ ہال انگلینڈ کے قائد ہیں۔

مرزا وسیم احمد (امیر جماعت احمدیہ قادیان)

مرکزی مساجد میں اعتکاف

امسال ماہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مندرجہ ذیل احباب و مستورات مرکزی مساجد میں اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت و عافیت سے رکھے۔ ان کی عاجزانہ دعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور جملہ نیک مقاصد میں کامیابی عطا کرے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

نمبر شمار	نام معتکفین	نمبر شمار	نام معتکفین
	معتکفین مسجد مبارک	۱۲	مکرم شیخ مبرور احمد صاحب قادیان
		۱۳	” بشیر احمد صاحب عارف قادیان
۱	مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب امیر المعتکفین	۱۴	” نذیر احمد صاحب شمشیر درویش قادیان
۲	” مرزا محمد زمان صاحب نائب ”	۱۵	” عبد العزیز صاحب اختر قادیان
۳	” سید بدر الدین صاحب قادیان	۱۶	” ممتاز احمد صاحب ناصر قادیان
۴	” منہاج الہدیٰ صاحب مونگیری	۱۷	” بشیر احمد صاحب قادیان
۵	” ملک منیر احمد صاحب پشاوری قادیان	۱۸	” مستری دین محمد صاحب منگلی درویش قادیان
۶	” حاجی عبد القیوم صاحب لکھنؤ	۱۹	” بشارت احمد صاحب جھنگ پاکستان
۷	” میاں فتح الدین صاحب معلم وقفِ جدید ربوہ	۲۰	” منیر احمد صاحب منگلی قادیان
۸	” چوہدری مسعود احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ	۲۱	” حاجی خدا بخش صاحب درویش قادیان
۹	” عبد الکریم صاحب درویش قادیان		**معتکفات مسجد اقصیٰ**
۱۰	” سلطان احمد صاحب قادیان		
۱۱	” محمد اسحٰق صاحب (سابق درویش) ربوہ	۱	مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ نائب امیر المعتکفات
۱۲	” خواجہ عبد الرحمٰن صاحب گوجرخان پاکستان	۲	” شہناز بیگم صاحبہ قادیان
۱۳	” عبد الرشید صاحب نیاز درویش قادیان	۳	” انور بیگم صاحبہ بنگلور
۱۴	” بشیر احمد صاحب معمار درویش قادیان	۴	” آسیہ بیگم صاحبہ گوجرانوالہ پاکستان
	معتکفین مسجد اقصیٰ	۵	” نادرہ نسرین صاحبہ قادیان
		۶	” فریدہ عفت صاحبہ ”
۱	مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم امیر المعتکفین	۷	” صغریٰ بیگم صاحبہ ”
۲	” مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے نائب ”	۸	” بشریٰ بیگم صاحبہ ”
۳	” فضل الرحمٰن صاحب درویش قادیان	۹	” فاطمہ بیگم صاحبہ ”
۴	” منظور احمد صاحب بیمار ” ”	۱۰	” حلیمہ بیگم صاحبہ ”
۵	” محمد بشیر لطیف صاحب گجراتی ” ”	۱۱	” حسنیٰ بیگم صاحبہ ”
۶	” شہزادی غلام احمد صاحب ” ”	۱۲	” نصرت پروین صاحبہ ”
۷	” غلام قادر صاحب ” ”	۱۳	” مبارکہ نعیم صاحبہ ”
۸	” سکندر خان صاحب ” ”	۱۴	” بشریٰ بیگم صاحبہ ”
۹	” محمد صبغۃ اللہ صاحب بنگلور	۱۵	” وقار الحمیٰ صاحبہ ”
۱۰	” قریشی محمد فضل اللہ صاحب قادیان	۱۶	” معراج سلطانہ صاحبہ ”
۱۱	” محمد ظفر اللہ صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان	۱۷	” نذیرہ خاتون صاحبہ

جماعتہائے احمدیہ اتر پردیش کی چودھویں صوبائی کانفرنس

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ امسال مرتبہ جماعتہائے احمدیہ اتر پردیش کی چودھویں سالانہ صوبائی کانفرنس مورخہ یکم و ۲ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو شاہجہانپور میں منعقد ہوگی۔ اتر پردیش و راجستھان اور دہلی کی جماعتوں سے درخواست ہے کہ ضروری خط و کتابت فائنل ارسال نام اور چندہ کانفرنس مکرم جنرل سیکرٹری صاحب کے پتہ پر ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ مقامی جماعت کے مطابق درج ذیل عہدیداران منتخب ہو گئے ہیں:

جنرل سیکرٹری: مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی

سیکرٹری مالیات: مکرم عبد الواحد صاحب سیکرٹری تبلیغ (۲) مکرم محمد رشید صاحب قادیم

المعلن خاکسار عبد الحق فضل صدر مجلس استقبالیہ

C/O AHMADI and CO. BAHADURGUNJ

SHAHJAHANPUR (U.P)

آل صوبہ جموں احمدیہ مسلم کانفرنس

امسال جماعتہائے احمدیہ صوبہ جموں کی سالانہ کانفرنس بتاریخ ۱۶ و ۱۷ تبوک (ستمبر) ۱۳۵۹ ہش (۱۹۸۰ء) کو پونچھ کے تاریخی شہر میں منعقد ہو رہی ہے انشاء اللہ۔ جملہ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس کانفرنس میں شرکت کے لئے ذہنی طور پر ابھی سے پروگرام بنائیں اور کانفرنس کی کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

خاکسار: بشارت احمد بشیر صدر مجلس استقبالیہ

پتہ برائے خط و کتابت:- مکرم چوہدری شمس الدین صاحب

PO- NONABANDI Distt POONCH (J&K)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR

MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS = PHONES- 52325/52686 P.P

ورائٹی چپل پروڈکٹس

۴۲/۲۹ مکھنیا بازار کانپور (یوپی)

پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربر شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز

مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز۔۔۔

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگز کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

آٹو ونگز

32, SECON MAIN ROAD

C.I.T COLONY

MADRAS - 600004

PHONE NO - 76360

جماعت احمدیہ کشمیر کی سالانہ کانفرنس

جماعتہائے احمدیہ کشمیر کی سالانہ کانفرنس مورخہ ۲۴ و ۲۵ اگست ۱۹۸۰ء کو بمقام احمدیہ مسجد سرینگر میں منعقد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ جماعتہائے احمدیہ کشمیر سے درخواست ہے کہ وہ اپنا چندہ کانفرنس جلد از جلد درج ذیل پتہ پر صدر صاحب مجلس استقبالیہ کو بھجوا دیں۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

المعلن

محترم خواجہ عبد العزیز صاحب
صدر مجلس استقبالیہ فون نمبر ۷۸۹۱۳
مکان نمبر ۱۱ جواہر نگر سرینگر (کشمیر)

محمد حمید کوثر انچارج مبلغ کشمیر
احمدیہ مسجد نزد آئی۔جی۔پی آفس
سرینگر ۱۹۰۰۰۹ کشمیر

پروگرام دورہ مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب ایم اے نائب ناظر بیت المال آمد

جملہ جماعتہائے احمدیہ صوبہ جموں و کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم نائب ناظر صاحب مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کریں گے مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب بھی ان کے ہمراہ ہونگے جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین کرام موصوف کے ساتھ کما حقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
۱	قادیان	-	-	۱۵/۸/۸۰	۱۴	ناصر آباد	۲/۹/۸۰	۲	۴/۹/۸۰
۲	جموں	۱۵/۸	۱	۱۶	۱۵	شورت	۴	۱	۵
۳	بڈھانوں	۱۶	۱	۱۷	۱۶	آسنور کوریل	۵	۳	۸
۴	چارکوٹ	۱۷	۲	۱۹	۱۷	رشی نگر	۸	۲	۱۰
۵	کالابن بوہارکر	۱۹	۱	۲۰	۱۸	مانہ دھن	۱۰	۱	۱۱
۶	ستواہ گورسائی پٹھانہ تیر	۲۰	۱	۲۱	۱۹	شوپیاں گاگرن صرناہن	۱۱	۱	۱۲
۷	پونچھ۔ شندیدرہ۔ درہ	۲۱	۱	۲۲	۲۰	مہشہ داڑ۔ مانلو	۱۲	۲	۱۴
۸	جموں	۲۲	۱	۲۳	۲۱	سرینگر	۱۴	۱	۱۵
۹	سرینگر	۲۳	۳	۲۶	۲۲	ترک پورہ ادنہ گام	۱۵	۱	۱۶
۱۰	ماری پاریگام	۲۶	۱	۲۷	۲۳	اولاب	۱۶	۱	۱۷
۱۱	اسلام آباد بیج بہاڑہ	۲۷	۲	۲۹	۲۴	سرینگر	۱۷	۱	۱۸
۱۲	انزدرہ	۲۹	۱	۳۰	۲۵	کھدرواہ	۱۸	۲	۲۰
۱۳	یاری پورہ جنگ مٹی نوانبو	۳۰	۳	۲/۹/۸۰	۲۶	قادیان	۲۱/۹/۸۰	-	-

ضروری اعلان

ضرورت ہے کم از کم ایم بی بی ایس پاس ایسے ڈاکٹروں کی جو کم از کم تین سال کے لئے وقف کر کے مختلف بیرونی ممالک کے احمدیہ شفاخانوں میں خدمت بجا لا سکیں۔ خواہشمند ڈاکٹر صاحبان تفصیلات و شرائط کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ وقف کے لئے فارم وغیرہ بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہماری تعلیم تامل زبان میں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رُوح پرور کتاب کشتی نوح میں سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے مرتب فرمودہ اقتباسات پر مشتمل "ہماری تعلیم" کا تامل میں ترجمہ کرنے کی خدا تعالیٰ نے خاکسار کو توفیق دی ہے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی اجازت سے یہ کتاب شائع ہو کر منظر عام پر آگئی ہے نہایت دیدہ زیب ۵۰ صفحات پر مشتمل اس کتاب کی قیمت مبلغ ۵۰/۱ ہے۔ لائبریریوں کے لئے مفت ارسال کی جائے گی

خاکسار: محمد عمر مبلغ انچارج مدراس

AHMADIYYA MUSLIM MISSION MADRAS-600024

دُعائے مغفرت: مکرم منصور محمد صاحب۔ لطیف محمد صاحب۔ نعیم احمد صاحب۔ وسیم احمد صاحب نمبر ۸ فتح منزل بینتھکی روڈ کراچی ۳ نے اپنے بزرگ والد مکرم بابو فتح محمد صاحب شرما مرحوم کی جانب سے بغرض دعاء ایصالِ ثواب دو عدد تفسیر صغیر قرآن مجید مرکزی مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ میں ہدیہ پیش کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بابو فتح محمد صاحب شرما مرحوم کو جنت میں بلند مدارج عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو نیک صالح۔ خادمِ دین بنائے اور دینی و دنیوی نعماء سے متمتع فرمائے آمین

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

زکوٰۃ کی ادائیگی ہر صاحب نصاب پر فرض ہے

زکوٰۃ اسلام کا اہم بنیادی رکن ہے جس طرح نماز فرض ہے اسی طرح زکوٰۃ کی ادائیگی بھی فرض ہے کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائم مقام نہیں ہو سکتا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں تمام صاحب نصاب احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ جس قدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اسے ادا کر کے افضال الٰہیہ کے وارث بنیں زکوٰۃ کی ادائیگی اللہ تعالیٰ سے سچی محبت اور حقیقی تعلق کے بڑھانے کا موجب ہوتی ہے ایثار کا مادہ پیدا ہوتا ہے اور حرص اور بخل کی بیخ کنی ہوتی ہے۔ احباب جماعت اس کی فرضیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے قرآن پاک میں جہاں نماز کا ذکر کیا ہے وہاں ساتھ ہی زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی ذکر ہے پس جس طرح نماز کا ادا کرنا ضروری ہے صاحب نصاب کے لئے زکوٰۃ کا ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ اس کی ادائیگی سے اموال میں پاکیزگی اور خیر و برکت دی جاتی ہے۔ نظارت ہذا ہر جماعت میں صاحب نصاب احباب کو بذریعہ خطوط بھی توجہ دلا رہی ہے امید ہے کہ ایسے احباب جن پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے اپنے ذمہ واجب الادا زکوٰۃ کی رقوم مرکز میں بھجوانے کے لئے فوراً توجہ فرمائیں گے اللہ تعالیٰ جملہ صاحب نصاب احباب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

اوراقِ زریں

اردو زبان کی ترویج و اشاعت و ترقی میں جماعت احمدیہ کا حصہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے خلفاء اور دیگر لاتعداد افراد جماعت نے نثر و نظم کے ذریعہ اردو زبان کی جو خدمت کی ہے وہ ناقابل فراموش ہی نہیں بلکہ زبانِ اردو کے مستند ادیبوں اور جید اہل قلم حضرات سے خراجِ تحسین بھی وصول کر چکی ہے لیکن افسوس کے ساتھ اس حقیقت کے اظہار پر مجبور ہونا پڑتا ہے کہ تاریخ ادب اردو میں یہ ابواب کہیں نظر نہیں آتے جس کی وجہ سے تاریخ ادب میں ایک خلا نظر آتا ہے۔ عرصہ دراز سے میری یہ خواہش رہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح اس خامی کو دور اور اس خلا کو پُر کیا جائے تاکہ ناقدین ادب کو کسی اعتراض کی گنجائش باقی نہ رہے۔ بہر حال اس ہیچمدان نے یہ ارادہ کیا ہے (وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم) کہ ان اوراقِ گم گشتہ کو بعد از تلاش کامل کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے تاکہ یہ دستبرد زمانہ سے محفوظ ہو جائیں۔ جماعت کے اہل قلم اور اہل سخن حضرات سے گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں دستِ تعاون بڑھاتے ہوئے اپنے مختصر مگر جامع سوانح حیات اور نمونہ کلام (نظم و نثر) مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ فرما کر اس کارِ عظیم میں ناچیز کا ہاتھ بٹائیں۔ علاوہ ازیں دیگر شعراء احمدیت اور اہل قلم حضرات کو بھی براہ راست تحریک فرما کر یا اُن کے مکمل پتے ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

موجودہ پتہ:

58 عشرت منزل متصل تھانہ وزیر گنج

لکھنؤ - یو پی

چشم براہ کا منتظر

سید محمد جمال سلیم شاہجہانپوری

سادات منزل۔ مارکیٹ روڈ نواب شاہ (پاکستان)

تصحیح بابت دورہ انسپکٹر تحریک جدید

بدر مجریہ ۷ ظہور (اگست) ۱۳۵۹ ہش صفحہ ۱ کالم نمبر ۳ سطر ۴ پر مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید کے پروگرام میں دورہ کا آغاز غلطی سے ۱۶/۸/۸۰ کی بجائے سہواً ۱۶/۷/۸۰ سے کیا گیا ہے قارئین اس کی درستی فرما لیں موصوف حسب پروگرام مورخہ ۱۶/۸/۸۰ کو قادیان سے روانہ ہوں گے

(ایڈیٹر صاحب)